

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا
مباحثات

بروز جمعرات مورخہ 16 اپریل 2015ء
(بمطابق 26 جمادی الثانی 1436 ہجری)

شمارہ 37

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

1558

1559

1559

1567

1568

1570

1588

1592

مندرجات

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

2- دعائے مغفرت

3- رسمی کارروائی (بلدیاتی انتخابات 2015ء انتظامیہ کے زیر نگرانی کرنے کے حوالے

سے تحفظات)

4- قاعدہ کا معطل کیا جانا

5- قرارداد

6- نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

7- غیر نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

8- اراکین کی رخصت

- 9۔ گلیات ڈیولپمنٹ اتھارٹی بل میں ترمیم
1598
- 10۔ غیر سرکاری مسودہ قانون متعارف کرانے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا { خیبر پختونخوا
1602 زکوٰۃ انٹرنل آڈٹ سٹاف (ریگولر ازیٹیشن آف سروسز) مجریہ 2015ء }
- 11۔ غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا { خیبر پختونخوا زکوٰۃ انٹرنل آڈٹ
1603 سٹاف (ریگولر ازیٹیشن آف سروسز) مجریہ 2015ء }
- 12۔ غیر سرکاری مسودہ قانون متعارف کرانے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا { خیبر پختونخوا
1603 (امنڈمنٹ آف لاز) مجریہ 2015ء }
- 13۔ غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا { خیبر پختونخوا (امنڈمنٹ آف لاز)
1603 مجریہ 2015ء }
- 14۔ میڈیکل کالجز میں سیکنڈ شفٹ شروع کرنے کے لئے قرارداد
1605

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 16 اپریل 2015ء بمطابق 26 جمادی الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے اڑتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ مِنَ النَّارِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتٍ النَّعِيمِ ۝ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۝ وَءَاخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔
(ترجمہ): جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے مملوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہ رہی ہوں گی۔ (جب وہ) ان میں (ان نعمتوں کو دیکھوں گے تو بے ساختہ) کہیں گے سبحان اللہ۔ اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہوگی اور ان کا آخری قول یہ (ہوگا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ۔

دعاے مغفرت

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ دعا کرتے ہیں۔ جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: دیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ زمونہ دیر محترم لیڈر او زمونہ د
سابقہ وزیر اعلیٰ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اعظم ہوتی صاحب کیلئے فاتحہ کریں، تو کون کرے گا، آپ خود کریں گے؟

جناب جعفر شاہ: زما دا خواست دے چہ د ہغوی د پارہ دعا او کری۔

جناب سپیکر: سعید گل صاحب! آپ فاتحہ پڑھ لیں، دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعاے مغفرت کی گئی)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ حسین خان۔

رسمی کارروائی

(بلدیاتی انتخابات 2015 انتظامیہ کے زیر نگرانی کرانے کے حوالے سے تحفظات)

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دیرہ مہربانی جی۔ سپیکر صاحب،
پہ دے 30 مئی باندھی حکومت د بلدیاتی الیکشن اعلان کرے دے او اوس نہ پہ
ہغہ باندھی خبری شروع دی چہ حکومت د Pre poll rigging ارادہ لری خکھ
چہ حکومت دا بلدیاتی الیکشن د ضلعی د انتظامیہ د لاندھی کوی او کلہ چہ د
ضلعی د انتظامیہ د لاندھی خبرہ راغلہ نو د صوبی حکومت اثر و رسوخ بہ ہلتہ
کبھی زیات وی او کہ دیکبھی بیا چا الیکشن وگتھلو او پہ صحیح طریقہ ئے گتھلی
وی خو بیا بہ ہم د مخالف دا الزام لگی چہ دا دھاندلی شوہ دے او دویمہ خبرہ
دا دہ جی چہ کہ دا الیکشن، چونکہ دا اووہ بیلٹ پیپر بہ پہ یوہ ورخ و رکوی نو
زما خو یقین نہ راخی چہ پہ دے نیمہ گھنتہ کبھی یا پہ پینتالیس منٹو کبھی یو
ووت یو کس Poll کری او کہ دا حکومت مہربانی او کری، دا الیکشن پہ دوہ
مرحلو کبھی کوی، پہ دوہ ورخو کبھی کوی او بل دا چہ دا د انتظامیہ بجائے د
عدلیہ د لاندھی د او کری چہ دیکبھی شفافیت راشی او بیا شوک گوته نہ
اوجتوی۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب، شاہ حسین خان خبرہ اوکڑہ، زہ د دوی یو پارٹ سرہ جی Agree کومہ چي د تیرانسپرئسی ایشوز شتہ او د اوس نہ مونبرہ تہ بعضی خیزونو باندي اعتراضات دی چي د هغی د وچي نہ مونبرہ دا گنرو چي دا تول پراسیس چي دے دا Tainted کیری لگیا دے۔ یو سپیکر صاحب، دا دغه چي کوم شیڈول اناؤنس شوے دے، هغی کبني 30th May باندي الیکشن او بیا په 7th June باندي حتمی نتائج، دا اووه ورخي چي دی، دا ډیر لوئي Doubt create کوی چي ولې اووه ورخي ایبنودلې شوې دی؟ په جنرل الیکشن کبني یو ورخ کيپ وی یا دوه ورخي کيپ وی او د دي الیکشن د پارہ اووه ورخي کيپ چي دے یو خو دا په دغی باندي مونبرہ دا گنرو چي په دي پراسیس باندي شک سرہ مونبرہ ورته گورو لگیا یو۔ دویم جناب سپیکر! چي کله ایڈمنسٹریشن د دغه حصہ وی، ریٹرننگ آفیسرز وی نو هغوی باندي به بالکل گوته اوچتولې کیری خکھ چي ډسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن چي دے، هغه Directly د پراونشل گورنمنٹ د لاندې دے او په هغی حوالې سرہ دا خبرہ به راخی چي هغی کبني به بعضی پارٹو تہ، حکومت تہ به Edge ملاویری۔ نو دا زمونبرہ اعتراضات شتہ، په دي باندي مونبرہ پریس کانفرنسز هم کری دی او په دي باندي مونبرہ الیکشن کمیشن تہ لیتر هم لیکلے دے، دغی حد پورې زہ د شاہ حسین خان د دي خبرې سرہ Agree کومہ چي پکار ده کہ تاسو واقعی دا گنری چي تاسو فیئر اینڊ فری الیکشن کول غواړی، تاسو واقعی دا Claim کوی چي یرہ تاسو په انصاف باندي دغه کوی، بیا دا ده چي بیا دا پراسیس چي دے، دا بیا تھیک طریقې سرہ پکار دے او په هغی کبني داسې دغه نہ دے پکار چي په هغی کبني گوته اوچتې شی۔ دي وخت سرہ په حکومت باندي گوته اوچتولې کیری لگیا ده خو بالکل زمونبرہ خدشات شتہ۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زہ د خپل دواړه معزز اراکینو خاصکر سکندر خان چې کومه خبره وکړه، د شاه حسین خان د اولنی خبرې سره که مونږ اتفاق کوؤ چې 100% Pre poll rigging chances کمیدل پکار دی او دا زمونږه خدشات دی نو د دې د حکومت ازاله وکړی۔ بنه خبره دا ده چې دا د عدلیه په نگرانی کبني اوشی نو هغه به فیئر اینډ فری هم وی او بیا به خلق خوک په هغې باندې گوټې نه پورته کوی۔ دویمه خبره چې دوی وکړه د ټائمنگ دا، نو دوی د ورله داسې Arrangement او کړی ځکه چې که په دوه ورځو کبني کوی نو د هغې زه مخالفت کومه ځکه چې مونږه غریب صوبه یو او دا پراسیس خو روان دے او زمونږ اخراجات به کبیری، ټوله صوبه به جام کبیری نو زما خیال دے چې حکومت د هغې د پاره داسې پخپلې کړے وی او منسټر صاحب به په دې باندې رنډا واچوی چې یره دوی د دې د پاره څه داسې اقدامات کړی دی چې دا مونږه په بنه طریقہ باندې وکړو او اخراجات پرې هم کم راشی او فری اینډ فیئر به هم اوشی کومه چې ستاسو ایجنډیا ده، مونږه هم غواړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان۔

جناب جعفر شاہ: او ټول قوم هم غواړی۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: جی جی، اچھا منور خان۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! سکندر شیر پاؤ خان نے بھی بات کی ہے اور یہ ریزلٹ کا جو Announcement ہے، وہاں پولنگ سٹیشن پہ جو پولنگ ایجنٹس بیٹھے ہوں گے، ان کے سامنے کاؤنٹنگ ہو گی، تو آیا ایجنٹ کے سامنے جب ایک دفعہ کاؤنٹنگ ہو جائے گی تو پھر اس کے بعد Announcement کا کیا رہ جائے گا۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ سر! اسی دن کاؤنٹنگ جہاں پہ ہو جائے، اسی وقت اس کو ریزلٹ دیا جائے تاکہ یہ بات ختم ہو جائے کیونکہ جب ایک دفعہ ریٹرننگ آفیسر اور ریٹرننگ آفیسر بھی آپ لوگوں کی ایڈمنسٹریشن سے ہو گا اور جوڈیشری سے نہیں ہو گا، پھر کون اس پہ Confidence کرے گا کہ یار یہ میرا ریزلٹ چینج کریں گے یا نہیں کریں گے؟ دوسری بات یہ ہے اس

میں یہ چیز کہ اس میں دو دن یا تین دن کے بعد وہ وقفہ دیا جائے، اس پہ تو میرے خیال میں سر، یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ اگر کوئی یہ کہے کہ اس کے پانچ چھ سات بیٹ پیپرز ہوں گے تو اس میں لوگ Confuse ہو جائیں گے، اس پر اسیس سے پہلے بھی یہ لوگ آشنا ہیں، انہوں نے یہ کام کیا ہوا ہے، پہلے بھی یہ الیکشن سات آٹھ بیٹ پیپرز لوگوں کو ملے ہیں اور اس میں ایک چیز یہ ہے کہ بیٹ پیپر کا کلر بھی ہوگا، وہ فکر گورنمنٹ یہاں کرے کہ لوگ صحیح طریقے سے ووٹ نہیں پول کریں گے۔ میرا مقصد تو یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل صاحب! راجہ فیصل صاحب!
جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔

راجہ فیصل زمان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر! میں شیر پاؤ صاحب کی بات کو Endorse کرتا ہوں اور میں اپنی پارٹی کی طرف سے یہ کہوں گا کہ الیکشن کو ایک ہی دفعہ ہو جانا چاہیے کیونکہ جتنی Tension سے ہم گزر چکے ہیں، وہ دو دفعہ نہیں گزر سکتے۔ جتنے ایم پی ایز بھی بیٹھے ہیں، انہوں نے اپنے حلقوں میں بڑی محنت کی ہے، لوگوں کو کھڑا کرنا اور ان کی Grouping بنانا، یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے اور پھر ان کو جا کے کہنا کہ ہم نے اس کو Delay کر دیا ہے، اس پہ ہمیں شاباش نہیں ملے گی، پتہ نہیں کیا کچھ اور ملے گا۔ بہر حال اس میں میری یہی ریکویسٹ ہو گی کہ Judicial supervision جو ہے وہ بہت ضروری ہے، کسی کو اس پہ اعتراض نہیں ہے اور جو Announcement کے حوالے سے سر! بات ہے، چاہے آپ اچھی بات بھی کریں گے لیکن اس کو Late announce کریں گے تو اس میں شک پیدا ہو جائے گا اور اس میں میں چاہوں گا کہ گورنمنٹ اگر تھوڑی نظر ثانی کر لے جو Announcement کے حوالے سے ہے، اگر ایک ایم این اے کی سیٹ کا Announcement رات کو ہو سکتا ہے جس کے چار پانچ لاکھ ووٹیں ہیں تو ڈسٹرکٹ ناظم کا یا ناظم کا اعلان اتنا لیٹ کرنے میں تو کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! ٹرانسپیرنسی کا ایشو ہے اور جس طرح آئرہیل ممبر نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ کہاں کہاں پر خدشات ہیں، بالکل جہاں پر بھی خدشہ ہو کہ یہاں پر Transparency affect ہوگی، الیکشن فری اینڈ فیئر نہیں ہوگا، ہم Agree کرتے ہیں لیکن ایک پوائنٹ کہ اگر دو دن الیکشنز ہوں گے تو ایم پی ایز صاحبان نے بڑا کام کیا ہے اور ایک Headache ہے اور

ایک بڑی تکلیف دہ، میرا نہیں خیال کہ یہ بھی ٹرانسپیرنسی کے اندر آتا ہے۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر! نو کروڑ کے قریب بیلٹ پیپرز چاہئیں، الیکشن کمیشن سے اس سلسلے میں بات ضرور کرنی چاہیے کہ کیا اتنے Secured حالات میں وہ اس طرح کے پرنٹ کروا سکتے ہیں؟ اگر پرائیویٹ پرنٹنگ پریس سے بیلٹ پیپرز پرنٹ ہوں گے تو یہاں پر ٹرانسپیرنسی ختم ہو جائے گی۔ دوسری بات کہ اگر ایک بندہ سات بیلٹ پیپرز، اگر وہ سات بیلٹ پیپر زڈالے گا تو سات کی بجائے اس کا پتہ نہیں چلتا کہ اس کے ہاتھ میں کتنے بیلٹ پیپرز ہیں، ٹرانسپیرنسی کا یہاں پر مسئلہ آجاتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ الیکشن کمیشن سے جناب سپیکر! بات کرنی چاہیے، اگر وہ Opinion ان کا ہے کہ وہ ایک دن میں الیکشن فری اینڈ فیئر اینڈ ٹرانسپیرنٹ کروا سکتے ہیں تو کوئی ایشو نہیں ہے لیکن اگر اس کے اندر ایشو ہے تو ایک ہی پوائنٹ کے گرد ہم سارے گھومتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو یہ الیکشن کے اندر ایک پارٹ، پولیٹیکل بالکل Different ہے جو کہ وہ Party based ہے، تحصیل اور ڈسٹرکٹ یا ٹاؤن اور ڈسٹرکٹ کے کونسلرز کا اور وولج کو نسل Non Party based ہے۔ تو اگر اس کو ہم اس طرح Separate کریں کہ جو Party based election ہے، وہ دو ووٹ ہوں گے، وہ ٹرانسپیرنٹ طریقے سے ہو جائے، Smoothly ہو جائے اور دوسرے دن ہم چاہے اس کے اندر جتنا بھی آپ گپ رکھنا چاہیں، وہ وولج کو نسل کا Different کرے گا۔ تو ایک ہی ایشو ہے، ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں، یہ پوائنٹ آؤٹ کریں، جدھر جدھر یہ چاہتے ہیں لیکن یہ ایشو جناب سپیکر! الیکشن کمیشن کے ساتھ ڈسکس ہونا چاہیے۔ تو کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دن Ensure کروا سکتے ہیں Transparent Election تو ٹھیک ہے لیکن اگر ان کا خیال یہ ہے، اگر وہ پاس نہ کریں تو جناب سپیکر! پھر اس کے اوپر سوچنا چاہیے۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔ میں نے اسلئے اس کو تھوڑا اوپن رکھا ہے کہ کیونکہ بہت ہی Sensitive issue ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہر صورت میں ٹرانسپیرنٹ، فیئر اینڈ فری الیکشن ہو اور جس کے اوپر سب کا اعتماد ہو، تو اس پہ بالکل ایک Consensus ہونی چاہیے۔ جی عنایت خان!

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات) } : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو بلدیاتی الیکشنز 30 مئی کو ہو رہے ہیں اور اس کو صاف و شفاف بنانے کیلئے یہاں اس ایوان کے اندر اور اس کے باہر بے چینی موجود ہے اور مجھے خود بھی اس کا احساس ہے، سب سے پہلے میں معذرت کرتا چلوں کہ الیکشن میں کس کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے، بلدیاتی الیکشن کیلئے پاکستان کے کانسنٹی ٹیوشن کے مطابق

اور 18th amendment میں Specially Devolved subject ہے اور اس کی لیجسلییشن خیبر پختونخوا اسمبلی کے اندر ہوتی ہے اور وہ صوبائی حکومت کرتی ہے۔ اس ایکٹ کے تحت Delimitation کا اختیار بھی خیبر پختونخوا حکومت کا تھا، ایڈمنسٹریشن کا تھا۔ پھر بعد میں ایک آرڈیننس اور اس کو دوبارہ ایکٹ میں تبدیل کیا گیا، اس کے تحت یہ اختیار ایکشن کمیشن آف پاکستان کو دیا گیا یعنی سپریم کورٹ نے خیبر پختونخوا حکومت کی Delimitations کو درست قرار دیا تو اسلئے Steps صوبائی حکومت کے پارٹ پہ لینے تھے، وہ صوبائی حکومت نے لیے۔ ایکشن کرانا جو ہے وہ آئین پاکستان کے مطابق ایکشن کمیشن آف پاکستان کی ذمہ داری ہے اور ہمارے رول 13/14 کے مطابق وہ ان کو لکھنا پڑتا ہے، ایکشن کمیشن آف پاکستان کو لکھنا پڑتا ہے کہ حکومت ایکشن کیلئے تیار ہے اور حکومت نے جو Steps لینے ہیں، وہ ہم نے لیے ہیں اور آپ ہمارے لئے ایکشن کریں۔ یہ خط ہم نے 22 اکتوبر 2014 کو ایکشن کمیشن آف پاکستان کو بھیجا تھا اور ہم نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ ہم ایکشن کیلئے تیار ہیں اسلئے ہمارے لئے آپ خیبر پختونخوا کے اندر ایکشن کرائیں اور اس وقت سے یہ سلسلہ چلتا رہا اور سپریم کورٹ بھی اس میں Actively involve رہا، سپریم کورٹ نے بھی ڈائریکٹیو ز ایسوشن کے اب خیبر پختونخوا کے اندر چونکہ مسئلہ نہیں رہا ہے اور خیبر پختونخوا نے تیاری مکمل کر لی ہے اسلئے ایکشن منعقد کرائے جائیں۔ جہاں تک انتظامیہ کے تحت ایکشن کرانے کا مسئلہ ہے، یہ میں نے جس طرح کہا کہ یہ ایکشن کمیشن کا فیصلہ ہوتا ہے کہ وہ انتظامیہ سے کراتا ہے یا جوڈیشری سے کراتا ہے۔ میں اخبارات کے اندر یہ بیانات پڑھ رہا ہوں اور میں نے اس کے Response میں یہ بیان دیا ہے کہ مجھے بھی یہ بات اچھی لگتی ہے کہ ایکشن جو ہے وہ جوڈیشری کے زیر انتظام کیا جائے اور مجھے اس کی Sensitivity کا احساس اسلئے ہے کہ اگر انتظامیہ کے ماتحت ایکشن ہو گا تو اس ایکشن کے اوپر انگلیاں اٹھائی جائیں گی اور وہ ٹرانسپیرنٹ بھی ہوں لیکن اس کی ٹرانسپیرنسی کو کونسپین کیا جائے گا۔ اس خدشے کے پیش نظر میں بھی اپوزیشن کی اس ڈیمانڈ میں ان کے ساتھ شریک ہوں لیکن مجھے نہیں اندازہ کہ میں کیسے یہ بات، میں ظاہر ہے جس طرح اپوزیشن نے اخبارات کے تھرو ایک اپیل بھیجی ہے، میں نے خود بھی دو تین مرتبہ اخبارات میں، میں نے کل بھی Statement دیا ہے، اس سے پہلے بھی میں نے Statement دیا تھا، میں نے بھی اخبارات کے تھرو یہ اپیل کی ہے کہ یہ ایکشن جوڈیشری کے زیر نگرانی کئے جائیں تاکہ اس ایکشن کی Credibility کو کونسپین نہ کیا جاسکے اور آج جو کہ Formally ایوان کے اندر یہ بات اٹھی ہے تو ظاہر ہے یہ اب بڑا Serious concern بن گیا

ہے۔ یہ ہاؤس جو ہے، یہ پورے صوبے کی امانت ہے، یہ پورے صوبے کا جرگہ ہے، یہ پورے صوبے کا نمائندہ ہے، Representative ایوان ہے، اگر اس کے اندر ایک بات اٹھتی ہے اور اس پر ساری پولیٹیکل پارٹیز کے نمائندے اٹھ کے اس کی تائید کرتے ہیں، اپوزیشن اور ٹریڈیو اس کی اہمیت مزید بھی بڑھا جاتی ہے۔ میرے لئے الیکشن کمیشن کو اس سے پہلے لکھنا اس کیلئے بھی Cause of action نہیں تھا، ظاہر ہے اب یہ ایک دلیل بن گئی ہے لیکن میری تجویز یہ رہے گی کہ یہاں ایوان سے ایک جو انٹرزولوشن چلی جائے، میری یہ تجویز رہے گی کہ اس ایوان سے الیکشن کمیشن آف پاکستان کے نام ایک جو انٹرزولوشن چلی جائے اور مجھے امید ہے کہ اس ایوان کی متفقہ ریزولوشن کو وہ پھر Reject نہیں کر سکیں گے اور اس کو آزر کریں گے اور ان کو آزر بھی کرنا چاہیے۔ جہاں تک ایک دن الیکشنز کرانے کا تعلق ہے، میں اس پہ اپنی ذاتی رائے کا تو اظہار نہیں کرنا چاہتا لیکن بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اس پہ بھی اس ایوان کے اندران سے رائے لی جائے گی، کیا اس پہ بھی ایک Consensus موجود ہے جو شاہ فرمان خان نے مسئلہ اٹھایا ہے، ایک دو جگہوں مطلب و بچ کو نسل اور نیبر ہوڈ کو نسلز کے الیکشن الگ دن کرنے کا اور تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل کے الگ دن کرنے کا، یعنی ایوان کی رائے اس پہ بھی لی جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر الیکشن کمیشن آف پاکستان یہ چاہتا ہے تو وہ تو بڑا آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے، اس کیلئے جو جو ڈیپٹی کا مسئلہ ہے، اس میں تو میرے علم کی حد تک جو ڈیپٹی جو ہے Reluctant ہے، الیکشن میں حصہ دار بننے میں جو ڈیپٹی Reluctant ہے لیکن اس بات میں تو الیکشن کمیشن کی اپنی مرضی ہے، وہ ان کا انتظامی مسئلہ ہے، اگر وہ نہیں کر سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود یہ فیصلہ کریں، الیکشن کمیشن آف پاکستان خود یہ فیصلہ کرے کہ وہ ایک دن کرنا چاہتا ہے یا کسی اگلے دن پہ اور کسی اگلی تاریخ پہ الیکشن کرنا چاہتا ہے۔ میری ذاتی رائے میں، میں ایوان کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنوں گا لیکن میری ذاتی رائے جو ہے وہ ایک دن کی ہے لیکن اگر پورے ایوان کے اندر Consensus بنتا ہے تو میں اس Consensus کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنوں گا اور میں اس کو Facilitate کروں گا، اس پہ ڈیپٹی کی جائے، اس پہ اپنی رائے، لوگوں کو اپنی رائے دے دیں اور میں اس کے راستے میں پھر رکاوٹ نہیں بنوں گا لیکن جو جو ڈیپٹی کا مسئلہ ہے، اس میں بالکل میں اس کے حق میں ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اگر یہاں سے کوئی جو انٹرزولوشن چلی جائے تو یہ مناسب رہے گا۔

جناب سپیکر: جی۔ میرے خیال میں جو شاہ فرمان صاحب کا نکتہ ہے، اس پہ تھوڑا آپس میں آپ لوگ ڈسکس کر لیں، Proper ایک انڈر سٹینڈنگ، ایک ایشو پہ تو انڈر سٹینڈنگ آگئی ہے جو ڈیٹری کے اوپر، اس پہ بات کرتے ہیں۔ دوسرے پہ آپ ان کے ساتھ مل کر کوئی میسنگ کر کے ان کے ساتھ اپنی بات شیئر کریں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ خبرہ دغہ ستاسو والا ده جی چہی دا قرارداد ونہ کہ فرض کرہ دا حکومت، سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہ حسین خان: کہ فرض کرہ د حکومت او د اپوزیشن پہ ہغہی باندہی مشاورت اوشی نو ہغہ قرارداد بیا خیر دے بیا بہ ئے جدا پیش کرو۔

جناب سپیکر: جی جی، تھیک دہ۔

جناب شاہ حسین خان: او فی الحال بہ دا قرارداد پیش کرو، دا د عدلیہ د نگرانی د لاندی، پہ دہی باندہی خو تہول Agree دی-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شاہ حسین خان: نو دا بہ پیش کرو او پہ دہی بل باندہی چہی کہ دوئی رضا شویو بل سرہ، تھیک دہ گنہی بیا بہ ئے پریردئ۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! یہ ایک ہی ایشو ہے، الیکشن کے حوالے سے ایشو ہے، ٹرانسپرنسی کے حوالے سے ایشو ہے اور Different viewpoints ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ چاہے جو ڈیٹری کے اندر ہو چاہے دو دن ہوں چاہے ایک دن ہو، سب کا یہ خیال ہے کہ الیکشنز ٹرانسپرنٹ ہونے چاہئیں، تو اس کے اندر سارے پوائنٹ کلیئر کر کے ریزولوشن لانی چاہیے کیونکہ ایک ہی ایشو کے اوپر دو ریزولوشن لانا، ایک ایشو کے اوپر دو ریزولوشن لانا۔-----

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! اس میں میں تھوڑا آپ کو وہ کروں گا، آپ اس طرح کریں کہ بریک میں آپ مل لیں، ہمارا کل بھی اجلاس ہے، بے شک آپ اس کو کل میں، مطلب۔۔۔۔۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہوگی کہ یہ پوری ریزولوشن، آج ہم بات کرتے ہیں، کل اگر اجلاس ہے تو کل کے اجلاس میں ہم پوری ریزولوشن لے آتے ہیں، ایک ہی دن ہے کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ الگ کر لیں گے۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! میں یہ درخواست کروں گا کہ اگر اس میں ہم کل تک، کل تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کل دیکھیں مجھے اور بھی ایشوز ہیں، میں آپ کے ساتھ ڈسکس کر لوں گا پھر اور یہ چونکہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اگر کل، اگر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وہ اس طرح ہے، دیکھو اس کیلئے آپ الگ وہ کر لیں۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں، صرف اسی، میں نے جناب سپیکر! ایک عرض کی، وہ یہ کہ ہم اس سے الیکشن کمیشن کی بھی رائے لے لیں۔

جناب سپیکر: وہ کر لیں گے شاہ فرمان صاحب۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: وہ اگر ہم کل کر لیں تو کل ریزولوشن پاس کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کل کر لیں جی، دیکھیں اس کو کل ہم باقاعدہ لے لیں گے، اس کے ساتھ ڈسکس کریں تاکہ ایک پروسیجر کے مطابق ہو جائے جی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، شاہ حسین خان۔ جی جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب! د دے رول 240 د

لانڈی د 124 د Suspend کولو اجازت را کوئی، پلیز۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Members, to move

their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members, to move their resolution.

قرارداد

جناب شاہ حسین خان: مہربانی۔ سپیکر صاحب! پہ دہی باندھی زما دستخط دے جی،
د ضیاء اللہ بنگش صاحب دستخط دے، د قربان علی خان دے، د سید جعفر شاہ
دے، د سکندر شیرپاؤ خان دے او د سعید گل صاحب دے۔
جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہ حسین خان: او د راجہ فیصل زمان صاحب دے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ الیکشن
کمیشن آف پاکستان سے اس امر کی سفارش کرے کہ 30 مئی 2015 کے بلدیاتی الیکشن کو انتظامیہ کے
جائے عدلیہ کی زیر نگرانی کرایا جائے تاکہ مذکورہ بلدیاتی الیکشن صاف و شفاف ہو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution,
moved by the honourable Member, may be adopted? Those who
are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted
unanimously.

کل جو شاہ فرمان صاحب نے بات کی ہے، میری آپ لوگوں سے ریکویسٹ ہوگی، کل اگر دو بجے
آپ کے پاس ٹائم ہو تو ہم چیئرمین میں بیٹھ جائیں گے اور اس ایشو کو ہم ڈسکس کر لیں کہ کیسے اس کو کر لیں
گے۔ شاہ فرمان صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ایک منٹ شاہ فرمان صاحب، مولانا عصمت اللہ صاحب!

جناب محمد عصمت اللہ: اس سلسلے میں اس طرح ہے کہ یہ ہمارا جو کے پی کے کارقبہ ہے، اس میں کچھ شہری
علاقے ہیں اور کچھ پہاڑی علاقے ہیں، پہاڑی علاقوں کیلئے تو یہ دو دن کا مسئلہ بالکل موزوں نہیں ہوگا اسلئے
کہ وہ گھر سے نکل کر پولنگ سٹیشن پہ نہیں پہنچ سکتے ہیں، وہ پہلے دن آتے ہیں، وہاں ووٹ پول کر کے بعض

لوگ وہاں پھر واپس گھر پہنچ سکتے ہیں یا نہیں پہنچ سکتے، تو دو دن ان کو کسی جگہ پر ٹھہرانا، ان کو روکے رکھنا یہ بہت بڑا مسئلہ ہے جی، لہذا ایک ہی دن سارا مسئلہ ختم ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان!

وزیر برائے بلک، ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! یہ جواز بتانا کہ دو دن نہیں، آپ دس دن گپ رکھیں یا یہ کہنا کہ جی بڑا سخت الیکشن ہے اور ایک دن میں ہماری جان چھوٹے، ایک دن یہ کوئی Valid نہیں ہے، ایک طرف تو ٹرانسپرنسی کی بات ہوتی ہے تو دوسری طرف اسی ٹرانسپرنسی کے پوائنٹ کو یہ Reject کرتے ہیں اور Ideally تو جناب سپیکر! سپیکر نیوٹرل ہوتا ہے، وہ گورنمنٹ کا Normally ہوتا ہے لیکن وہ نیوٹرل ہوتا ہے اور ہمیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ سپیکر کو ہم نے اپوزیشن سے Elect کر لیا کیونکہ نہ ہمارے ایشوز کے اوپر ڈیٹھ ہوتی ہے، ایک کنڈیشن رکھی گئی کہ الیکشن کمیشن کی رائے کو فائنل سمجھا جائے، اگر وہ کہتے ہیں کہ وہ ٹرانسپرنٹ کر سکتے ہیں تو ان کی ذمہ داری ہوگی، پھر ہم چاہتے ہیں کہ وہ یہ ذمہ داری لے لیں۔ اب جناب سپیکر، وہ اگر یہ بتادیں، دو چیزیں، ایک یہ کہ وہ Manage کر سکتے ہیں، دوسری وہ یہ Ensure کرائیں گے کہ ایسی جگہ پر نو کروڈ بیلٹ پیپرز چھپیں گے کہ کسی Candidate کے پاس وہ بیلٹ پیپر نہیں ہوگا۔ آپ اس کے اوپر دس دفعہ ادھر لوگوں کو بٹھائیں، اگر اپوزیشن ممبران یا گورنمنٹ کے Agree بھی ہو جائیں لیکن جن کی ذمہ داری ہے، ان کو آپ ذمہ دار نہیں ٹھہرائیں گے تو پھر بھی حل نہیں ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں، یہ دو Commitments اگر الیکشن کمیشن دے تو بسم اللہ ایک دن کریں، اگر ایسا نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ کوئی یہ نہیں کہے گا جناب سپیکر! کہ یہ الیکشن کمیشن کے اندر کمی تھی، لوگ یہ کہیں گے کہ پی ٹی آئی کے نظام میں فرق تھا، ان کے سسٹم میں فرق تھا، یہ ایک پارٹی، ایک حکومت کی Failure declare ہوگی۔ میں پھر بھی کہتا ہوں کہ Party based election ہے، وہ پہلے ہو، بے شک دس دن کے بعد، پندرہ دن کے بعد ہو لیکن وہی بات ہے کہ یہ Ensure ہو جائے اور اس طرح اچھی بات ہے، اچھی روایت ہے جناب سپیکر! لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اپوزیشن جو چیز لائے، وہ فٹ بغیر Consideration کے اس طرح منظور ہو۔ میں جناب سپیکر! اپنا Reservation پیش کرتا ہوں اور واک آؤٹ میں نہیں کرتا ہوں لیکن I found the Speaker

-biased

جناب سپیکر: میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے کسی کی سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے پتہ ہے کہ میں پی ٹی آئی میں کیا ہوں اور میری کیا حیثیت ہے، سب کو عیاں ہے، مطلب مجھے کسی کی، لیکن جو میں سمجھتا ہوں، (تالیاں) وہ سب کے ساتھ مشاورت سے میں نے کیا ہے اور یہ میں اس فلور پہ بھی کتا ہوں کہ میں پی ٹی آئی کا سینئر ترین آدمی ہوں اور اس طرح کوئی بات نہیں ہے اور میں سب کیلئے یکساں دیکھتا ہوں اور سب کے ساتھ میں نے مشاورت کی ہے Including شاہ فرمان صاحب اور عنایت صاحب، سب کے ساتھ میں نے مشاورت کی ہے۔ ایک منٹ اپنے روٹین ایجنڈے کے اوپر جاتے ہیں۔ مفتی سید جانان، اس کے بعد آپ کو چانس دیتے ہیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': 2177, Mufti Syed Janan. Not present. 2236, Janab Zareen Gul Sahib.

* 2236 _ جناب زرین گل: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1997 میں حیات آباد فیزن 8 کیلئے پی ڈی اے نے موضع اچینی بالا میں تین ہزار 200 کنال اراضی خریدی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مالکان اراضی کو پی ڈی اے نے معاوضہ کی ادائیگی کر دی ہے، اگر نہیں تو جو ہات بتائی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، 05-08-1996 کو پی ڈی اے پشاور نے مذکورہ اراضی ایوارڈ کی تھی۔

(ب) مالکان اراضی کو پی ڈی اے نے معاوضہ کی ادائیگی نہیں کی ہے کیونکہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کی رو سے مذکورہ اراضی جو کہ اس وقت شلوبر (آفریدی) قبیلے کے غیر قانونی قبضہ میں ہے، کا قبضہ پی ڈی اے حکام کے حوالے کرنا ضروری ہے تاہم مذکورہ اراضی کا انتقال ریونیوریکارڈ میں پی ڈی اے کے نام پر ہے۔

جناب زرین گل: ڈیرہ مننہ محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 2246۔ محترم سپیکر صاحب، دا د دی ما تپوس کرے وو چپی موضع اچینی بالا تین ہزار 200 کنال زمکہ اخستپی شوپی ده د پی ڈی اے فیزن 8 د پارہ، دوئی وئیلی دی چپی او 05-08 1996 کنبی ایوارڈ ئے ہم شوے دے۔ بیا ما دا تپوس کرے وو چپی آیا چپی د دی مالکان چپی دی د اراضی، هغوی ته پی ڈی اے د معاوضی ادائیگی کرپی ده؟ نو

دوئ وائی چي ادائیکي نه ده کړې، د هغې وجه دا بنائى چي شلوبر آفریدی قبیلې غیر قانونی قبضه کړې ده او چونکه دا قبضه پی ډی اے حکام ته حواله کول دا ضروری دی، تاہم مذکورہ اراضی کا انتقال ریونیوریکارڈ میں پی ڈی اے کے نام پر ہے۔ زه اوس جی دې خبرې ته حیران یم، دا خوبالکل دې دغه کبني پی ډی اے لگیا دے اقبال جرم کوی۔ دن نه نورلس کاله مخکبني دا زمکه چي ده، دا مالکانانو نه اخستې شوې ده، نورلس کاله تیر شو، نورلس کاله پس چي کوم دے چي زه تپوس کوم نو وائی چي او دا چي کوم دے د دې ایوارډ شوعے دے او مونږه پیسې نه دی ورکړی۔ بنه یو طرف ته جی وائی لگیا دی، دوئ Two-way road جوړوی او عجیبه خبره دا ده چي بیا دا خلق تلی دی په سول کورټ کبني، سید مقبول شاه وغیره بنام پی ڈی اے، د سول جج پشاور په عدالت کبني ئے کیس دائر کړے وو، هغوی د مالکانانو په حق کبني فیصله کړې وه، اوسه پورې چي کوم دے د هغې ادائیکي نه کیری۔ فیز 8 چي کوم دے هغې کبني لگیا دی او دغه زمکه چي Acquire شوې ده، هغه زمکه چي یره په دغې کبني فیز 8 جوړیږی، په دغې کبني سپرک جوړیږی او مالکانانو ته پیسې نه ورکوی، دوئ وائی او بیا گورئ دې خبرې ته او گورئ جی، وائی چي "ایکٹ کی روسے مذکورہ اراضی جوکه اس وقت شلوبر آفریدی قبیلے کے غیر قانونی قبضے میں ہے" او گوره جی، پی ډی اے ته او گوره، د حکومت یو ذیلی اداره ده او وائی چي دا پرې غیر قانونی قبضه شوې ده، آیا جی زه ستاسو په وساطت د دوئ نه تپوس کوم چي دا غیر قانونی قبضه چي کوم دے دا واگزار کول، دا د چا ذمه داری ده؟ دې له به لښکر راخی که دا حکومت به ئے دغه کوی؟ بل جی زه تاسو نه یو بل تپوس کوم۔ معاوضه دوئ نه ورکوی، زمکه مالکانانو ته دوئ نه واپس کوی او غیر قانونی قبضه دوئ نه واگزار کوی نو دا خود اسې چل دے چي دا پی ډی اے خو نه اگی اچوی نه بانگ وائی، (تقشے)

دا اخرخه چل کوی؟

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! زرین گل خان بالکل

تھیک وائی، (تھقے) پی پی ڈی اے اصل کبھی ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ نہ دے، لکہ دیکھنی پولیٹیکل ایجنٹ سرہ ما Personally خبرہ کړې ده، دا دوی مخکبني هم يو کال اټينشن نوټس راوړے وو او کمشنر پيښور ته مو وئيلي دی او زمونږ چي هغه دا اے دی پی میټنگ وی نوزه پکبني دے چرته کښينومه، زمونږ د اے دی پی داسې میټنگ نه وی چي په هغې کبني مونږه کمشنر او پولیٹیکل ایجنٹ په دې سکیم باندې راکارو نو هغه ته او وایو چي د دې فیز قبضه به مونږ ته کله راکوئ؟ هغوی لگیا دی کار پکبني کوی او زمکه لا اوس پکبني Improvement شوے دے کنه، هغوی د هغوی نه قبضه اخلی خود پی پی ڈی اے مؤقف دا دے چي مونږ ته قبضه نه وی ملاؤ شوی او زمکه مونږ ته نه وی دغه شوې، ریونیو ڈیپارٹمنٹ مونږ ته زمکه نه ده حواله کړې ځکه دا خو ریونیو ڈیپارٹمنٹ مونږ ته زمکه حواله کوی او قبضه ئے مونږ ته نه وی راکړی نو مونږه پیسې د څه شی ورکړو؟ حکومت کبني پی پی اے ځان له Entity ده او ریونیو ڈیپارٹمنٹ ځان له Entity ده، نو کله زمکه سرکار اخلی نو هغه ریونیو ڈیپارٹمنٹ ایکوزیشن کوی نو چي کله قبضه حواله شی نو د هغې په نتیجه کبني لکه حکومت بیا Payment کوی، هغه Entity payment کوی خو پی پی ڈی اے په دیکبني لږ شان دغه دے چي یره مونږ Payment نشو کولے، خو بهر حال د هغه کال اټينشن نوټس نه وروستو لکه مسلسل په دې باندې مونږ لگیا یو، زمونږ چي هر ځای اے دی پی ریویو میټنگ کپړی نو دا ایشو پکبني Raise کپړی او په دې باندې حکومت لکه زه دا ایشورنس ورکوم چي ډیر سیریس دے ځکه دغلته زمونږ Two-way road هم جوړیږی او هغه روډ نیم چي دے لکه هغې کبني کار روان دے او د دې زمکې قبضه اخستل لکه زمونږ د پاره ډیره زیاته ضروری ده گني ما ته پته ده، د دوی پکبني Stakes دی، د زرین گل خان پکبني هم Stakes دی او د نورو، خو لکه داسې ده چي حکومت ته کوم ځای کبني Stakes دی او د حکومت د پاره دا قبضه اخستل ډیر ضروری دی۔ زه ورته ایشورنس ورکومه ان شاء اللہ چي د دې دا قبضه به مونږه اخلو Through Political Agents plus Commissioner Peshawar.

جناب سپیکر: جی زرین گل صاحب! بس ہغوی ایشورنس۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس میں سر! میں یہ ریکویسٹ کر دوں کہ یہ مسئلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موڈر پیریڈی چی موڈر خہ وائی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، میں موڈر کی بات نہیں کر رہا، میں سر! جو پچھلا سیشن تھا، وہاں پہ

بھی یہ Question raise ہوا تھا اور اسی طرح دوسرا اس وقت کا جو منسٹر تھا، وہ بھی یہی Statements

دے رہا تھا کہ ہم کریں گے، ہم لگے ہوئے ہیں، ہم لگے ہوئے ہیں، میرے خیال میں سپیکر صاحب! آپ

اسی فلور پہ ان کو کوئی ٹائم دے دیں کہ اسی ٹائم سے اس کو آپ Possession میں لیں ورنہ یہ تو میرے

خیال میں پچھلے پانچ سال بھی اسی طرح چلتے رہیں اور اگلے پانچ سال بھی اسی طرح چلتے رہیں گے۔ تھینک

یوسر۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب!

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! وزیر صاحب خو دغہ او کپل خو ما تہ چی

کوم دے ما تہ د یقین دہانی راکری چی اخر دا زمکہ واپس کوی کہ پیسپی

راکوی؟ (تمتہ)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): خنگہ چی مونبر د زمکی قبضہ اخلو پہ دہ باندی نہ اخلو، لکہ

دہ دا خبرہ کری دہ چی نہ ئے پہ دہ اخلو او نہ ئے پہ مالکانو باندی اخلو، د

زمکی قبضہ مونبر پہ حکومت باندی اخلو Through Political Agent Khyber

Agency and Commissioner Peshawar، د ہغوی پہ تھرو باندی قبضہ

اخلو۔ ہغوی تہ مونبرہ وئیلی دی چی قبضہ دغہ شی نو د ہغی نہ وروستو بہ دوئی

تہ Payment ہم کیبری۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب!

جناب سپيڪر: Next زما خيال دے۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: نه کنه جي لڙه توجه، زه لا مطمئن نه يمہ جي۔ زه جي دا تپوس کوم
آخر دا خو Settled area ده ولې چي ريونيو ريكارڊ پڪڻي وي نو ديڪڻي د
پوليتيڪل انتظامي ڇه عمل دخل دے؟

جناب سپيڪر: عنایت خان خو تاسو ته اووئيل چي مونڙه Already حڪومت ته، او
پڪار ده چي ته پڪڻي لڙ خپله انٽرسٽ واخلې او چي ڇه ڇه پڪڻي ضروري
اقدامات وي چي هغه پڪڻي اوکري تاسو۔

سينيٽر وزير (بلديات): جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جي عنایت خان۔

سينيٽر وزير (بلديات): ديڪڻي فيز 8، ديڪڻي د فيز 8 خبره هم ده او ديڪڻي د دي
Two-way road خبره هم ده د حيات آباد، هغه روڊ باندي کار شروع دے نو د
دي وجي نه دلته ما دا اوئيل چي حڪومت چي دے نو په ديڪڻي سنجيده ڇڪه دے
چي لکه د دي نه بغير زمونڙه سکيم چي دے نو فيل کيري بيا، زمونڙه پوره سکيم
فيل کيري يعني دوي ته خوبه دا خبره اوشي چي کوم مالکان دي، که فرض کړه
دے وائي چي هغوي ته د خپله زمکه او دغه خپله، زه به درته اوس
Announcement اوکرمه چي او دا د De-notify شي، دوي ته به د دي ڇه
فائده اوشي؟ د دوي په قبضه کڻي به هم نه وي، زه به اوس د دي اسمبلي په
فلور باندي اووايم چي دا زمکه د De-notify شي ڇڪه چي مونڙه ته په لاس
باندي نه راځي خود دي دوي ته هم ڇه فائده نشته او حڪومت ته ئه هم نشته، که
دے دا وائي نوزه به دا Announcement اوکرم چي De-notify شي۔ زه
درته دا وایم چي مونڙه Seriously په ديڪڻي لگيا يو، نورشتيا خبره ده، دا خبره
اول ده اوچته کڙي وه په دي ايوان کڻي، ما ته بالکل ياد ده، دهغي نه وروستو
مسلسل لکه مونڙه ڪمشنر او پوليتيڪل ايجنٽ مسلسل هغه په دي باندي لگولي
دي چي يره دا په ڇه طريقه باندي دا قبضه مونڙه ته واخلی۔

Mr. Speaker: 2234, next, Syed Sardar Hussain, Not present. 2249,
Shah Hussain Khan.

* 2249 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور شہر کی صفائی کیلئے نئی واٹر سپلائی اینڈ سینٹی ٹیشن کمپنی قائم کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ کمپنی کے خدوخال کیا ہیں، کارپوریشن ملازمین، اثاثہ جات، گاڑیاں، ٹریکٹرز و ٹرالیاں اور دوسری ضروری اشیاء کن کن شرائط پر کمپنی کے حوالے کی گئی ہیں، نیز کارپوریشن کی گاڑیاں، اثاثہ جات ٹریکٹر، ٹرالیاں اور دوسری جو جو ضروری اشیاء کمپنی کے حوالے کی گئیں، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کارپوریشن کے کل کتنے ملازمین کی خدمات کمپنی کے حوالے کی گئی ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ ملازمت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ کمپنی کو حکومت کس طریقہ کار کے تحت رقم ادا کرتی ہے، تاحال کل کتنی رقم دی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) واٹر اینڈ سینٹی ٹیشن سروسز کمپنی پشاور بذریعہ محکمہ بلدیات حکومت خیبر پختونخوا نوٹیفیکیشن نمبر PO(LG)General/2014 بتاریخ 13-06-2014 کو قائم کی گئی۔ (نوٹیفیکیشن کی فوٹو کاپی ملاحظہ کی گئی)۔ اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ ادارہ ایک خود مختار ادارہ ہے جو اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تحت کام کرتا ہے۔ کمپنی سیکورٹی اور ایکسیجنگ کمیشن آف پاکستان کے ساتھ رجسٹرڈ ہے۔ مذکورہ اثاثہ جات، گاڑیاں، ٹریکٹرز، ٹرالیاں وغیرہ واٹر اینڈ سینٹی ٹیشن سروسز کمپنی کو بذریعہ معاہدہ جس میں پی ڈی اے، ایم سی اور یوٹی سی شامل ہیں، سروسز اینڈ ایسٹیمیٹس ایگریمنٹ کے تحت حوالہ کی گئی ہیں۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

(ii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ISAMA agreement کے تحت کمپنی کے حوالے کئے گئے ملازمین کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	محکمہ	سکیل	تعداد اسامیاں
01	میونسپل کارپوریشن پشاور	1 سے 17 تک	2019
02	یونیورسٹی ٹاؤن کمیٹی	1 سے 17 تک	117

599	1 سے 17 تک	پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی	03
-----	------------	------------------------	----

(iii) مذکورہ کمپنی کو حکومت کی منظوری کے تحت درج ذیل ذرائع سے سالانہ بنیادوں پر مالی وسائل مہیا کئے جائیں گے:

نمبر شمار	ادائیگی کی تفصیل	ذرائع	رقم
01	سالانہ ادائیگی بزمہ	میونسپل کارپوریشن	300 ملین
02	سالانہ ادائیگی بزمہ	یونیورسٹی ٹاؤن کمیٹی	27.235 ملین
03	سالانہ ادائیگی بزمہ	پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی	196 ملین
04	---	صوبائی حکومت	1078 ملین

اس کے علاوہ کمپنی کو چلانے، نئے دفاتر بنانے اور آپریشنل اخراجات کی مد میں حکومت نے تین سال کیلئے 1137 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! یہ دیکھنے پر خوشی ہے کہ حکومت نے تین سال کیلئے 1137 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! یہ دیکھنے پر خوشی ہے کہ حکومت نے تین سال کیلئے 1137 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

عنایت صاحب کہ دا سوال کمیٹی تہ حوالہ کری خکہ چہ دیکھنے بہ زہ دا سوال کومہ چہ دا ہغہ کمپنی دہ چہ کومہ دا تہالیانی او دا گادی او تہریکترہی ئے ورکری دی، دا پہ کومو شرائطو ئے ورکری دی؟ کہ زہ بیا دا ضمنی سوال او کرم دیکھنے چہ دہی لاگت تفصیل خہ دے؟ کہ زہ بیا دا اووایمہ چہ دہی کارکردگی نشتہ، چہ دا دومرہ خرچہ پرہی او شوہ نو دا کارکردگی نشتہ۔ زما منسٹر صاحب نہ درخواست دے چہ کہ دوئ دا سوال کمیٹی تہ حوالہ کری نو دہی سرہ زما شا تہ کوم سوالونہ دی تہول، ہغہ بہ ورسرہ ہم حل شی او دا مسئلہ بہ خانی تہ اورسی۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلديات): جناب سپیکر صاحب! خہ انفارمیشن داسہی دی چہ ہغہ دا سوال ما کتلے وو نو ما فریش لکہ دہ بیارتمنت نہ راغبنتلی دی خو ما سرہ خو دا پورہ غت فائل ترہی جوہر شوے دے نو پہ دیکھنے دغہ انفارمیشن ہم موجود دی۔ یو ہغہ ISAMA agreement پکھنے مونزہ اٹیچ کرے دے چہ کوم د کمپنی او د میونسپل کارپوریشن او د پی ڈی اے او د یونیورسٹی ٹاؤن کمیٹی پہ مینخ

کښې کوم Agreement شوه دے ، هسې د دې پرويژن په ايکټ کښې موجود دے ، په لوکل گورنمنټ ايکټ کښې د دې پرويژن موجود دے چې لکه ميونسپل کارپوريشن يا لوکل گورنمنټ يو Entity خپل خدمات چې دی نو دا Outsource کولې شی ، کنټرکټ آؤټ کولے شی ، د دې د پاره يو کارپوريشن يو کمپنی جوړولې شی او دا کمپنی چې ده نو دا لکه دا تاثر غلط دے چې دا کمپنی چرته پرائيويت کمپنی ده ، دا کمپنی د گورنمنټ Own کمپنی ده او دا Assets د گورنمنټ Assets دی۔ خالص په کارپوريت سټائل باندي د نظام د چلولو د پاره کمپنی ته دا صفائی او دغه حواله شوې ده ، دې باره کښې Different opinion کيدے شی خو زما خيال داسې دے چې که Surveys اوشی يا دغه په دې باندي اوشی ، يو General perception دا دے چې د کمپنی د راتلو سره لکه بهتری راغلې ده۔ گوره دا مکينیکل سويپرز چې وو دا غائب وو ، دا د کمپنی نه ، د کمپنی نه مخکښې په دې روډز باندي چا مکينیکل سويپرز چرته ليدلی نه وو ، د کمپنی د راتلو نه وروستو مکينیکل سويپرز د شپې لگيا دی او واشنگ کوی د روډونو ، د کمپنی د راتلو نه وروستو د شپې خلق لگيا دی او صفائی کوی یعنی بالکل هغه د انټرنيشنل سټينډرډ مطابق چې دے نو د شپې لکه صفائی لگيا ده کيری۔ مخکښې به د ورځې چې مونږه به راروان وو ، په روډونو د ورځې به چهاروگانې وهلې کيدلې او صفایانې به کيدلې۔ دا پوره تفصيل ديکښې موجود دے چې يره څومره ايمپلائز ټے ورکړی دی ، په کوم کنډيشنز باندي ټے ورکړی دی ؟ لکه د ميونسپل کارپوريشن چې څومره د سيني ټيشن عمله ده ، د صفائی عمله ده خواه که هغه انسپکټرز دی او که هغه سويپران دی او کټه کليان دی نو دا په ډيپوټيشن باندي کمپنی ته ورکړے شوی دی ، یعنی د دې ملازم ته ډيپوټيشن الاؤنس باقاعده ورکوی او د دې اوريجنل دغه چې دے نو دا ميونسپل کارپوريشن پيښور دے۔ دا د دې دا ټے کنټريکټ آؤټ کړی دی کمپنی ته او دغه شان Assets هم دا هغوی ته حواله شوی دی او دا Assets originally د ميونسپل کارپوريشن لکه دغه دے ، دا د هغوی يو لحاظ سره پراپرتي ده ، دا د هغوی په کنټرول کښې ده For the purpose of cleanness نو دا کمپنی چې ده نو لکه دا ډيره زیاته ، دا زمونږ د وخت نه مخکښې د دې دا پراسيس شروع

شوعے وو، دا Outgoing Government کبني دا پراسيس شروع شوعے وو، انٽرنيشنل اداري او هغه دي ته سپورت ورکوي۔ د دي پائپ لائن کبني د ورلډ بينک او د ايشين ډيويلپمنټ بينک غټي غټي پراجيکټي او منصوبي پرتي دي۔ شاه حسين خان! د دي پيښور د پاره د څښکلو د اوبو يو غټ سکيم چي دے گريويټي سکيم، هغي باندي ډسکشن روان دے، د دي پيښور د پاره د 12 ارب روپو د سيني ټيشن د يو سکيم د دي پوره پيښور ويلي ريجن د پاره نو هغي کبني کافي لکه ډونرز او انٽرنيشنل آرگنائيزيشنز انټرستډي د دي کمپني د امبريلا د لاندي، لکه هغوي دا شرط لگولے دے چي يره دلته کارپوريټ سټائل باندي کار کيري او لکه دغه نه وي دا Interference په ادارو کبني نه وي، مداخلت په ادارو کبني نه وي نو د هغي په نتيجه کبني به لکه Efficiently دا څيزونو استعماليري۔ که د ده سره کوم انفارميشن، که دے دا Feel کوي چي يره دي سوال کبني نه دے ورکړے شوعے، زما دا دغه چي کوم دے، ديکبني به ئے اوگورو، ما سره چي کوم فائل دے، ديکبني به ئے اوگورو، دلته به زه ده ته ورکړم دا، د دي فوتو کاپي به ورته ورکړم او که نه وي نو Further د کمپني سي اي او، زه درته دا ريكويست کوم چي د کمپني سي اي او به ده له زه رااوغوارم، چيف ايگزیکټيو آفيسر آف دي کمپني به ده له رااوغوارم، هغه به ده سره کبيني او ده ته به ټول تفصيلات ورکړي۔ زه خپله هم دا غوارم چي د کمپني حوالې سره لکه د هغي Efficiency او د هغي دغه مخکبني لار شي ځکه دا کار مونږه د دي د پاره کړے دے چي د دي پيښور صفائي او ښکلا پکبني راشي، دا مقصد نه ضائع کيري، يو ورځ به داسي راشي زه به هم بيا اووايمه چي Company reverse کوؤ خو زما دا خيال دے چي د کمپني څلور پينځه مياشتي شوې دي، They should be given time، هغوي خپل Systems develop کوي، نو شاه حسين صاحب ته ريكويست کوم چي زما سره چي کوم ډاکيومنټس دي، انفارميشن دي، دا به درسره زه شيئر کړم، پوره ISAMA agreement به درته درکړم او د دي نه علاوه که فرض کړه دے Feel کوي چي انفارميشن اوس هم Incomplete دي نو زه به د ده سره د کمپني سي اي او کبنيوم، هغوي ته به زه ريكويست او کړم سبا يا بله ورځ چي دے کله وائي، سي اي او به دلته راشي، ايم

پی ایے ہاسٹیل تہ بہ ورتہ راشی، د دوئی او د ہغہ پہ مینخ کبھی بہ زہ دوئی بہ دیو بل سرہ Linkup کرم، نوزما خیال دے دا درخواست ورتہ کوم۔

جناب سپیکر: شاہ حسین خان! زما خیال دے It is sufficient۔

جناب شاہ حسین خان: نہ جی، دیرہ بنا ئستہ خبرہ ئے او کپہ، دا خودیر شریف سرہ دے جی او خاندانی سرہ دے او دہ پہ کارکردگی باندی خو، دہ ذات حوالی سرہ خو ہیخ قسمہ دغہ نشتہ خود دی کمپنی بارہ کبھی خبرہ کوم جی چھی لکہ دوئی وائی چھی مونبر د شپھی صفائی کوؤ، نو دا گند دوئی چرتہ وری؟ حککہ ہغہ گا دی خو اوس، مخکبھی بہ د کمیٹو سرہ گا دی وو، ہغہ گا دی د کمیٹو سرہ اوس نہ دی، ہغہ ہم دوئی کمپنی تہ حوالہ کری دی۔ دا گا دی پہ نظر نہ راخی، دغہ کچرا چھی واخلی، ہغہ دوئی نالو تہ غورزوی، بیا چھی پہ پینور کبھی باران وی نو تاسو تہ ئے حال معلوم دے خو بہر حال منسٹر صاحب شریف سرہ دے چھی وائی نو بس کبھی نو خیر دے۔

Mr. Speaker: Next.

سینیئر وزیر (بلدیات): گورہ جی Dumping grounds ورتہ جو روی، ہغہ بہ دوئی تہ زہ پورہ ڈیٹیلز او وایم، ہغہ بہ زہ دہ سرہ کبھی نومہ، سی ای او بہ ورسرہ کبھی نوم۔

Mr. Speaker: Okay. Next, 2250, Shah Hussain.

* 2250 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور شہر کی صفائی کیلئے نئی واٹر سپلائی اینڈ سینیٹیشن کمپنی قائم کی گئی ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور شہر میں سرکاری رہائشی کالونیاں مثلاً خیبر کالونی، گلشن رحمان کالونی، سول کوارٹرز، سول کالونی اور ایریگیٹیشن کالونی بھی موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ کمپنی کو کن کن جگہوں پر صفائی کے اہداف دیئے گئے ہیں، نیز شہر کو کتنے زون میں تقسیم کیا گیا ہے؛

(ii) سرکاری کالونیوں کی صفائی کیوں نہیں کی جاتی، مذکورہ کمپنی کب تک سرکاری کالونیوں سے گندگی کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات) }: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ کالونیاں پشاور شہر میں موجود ہیں۔

(ج) (i) مذکورہ کمپنی کو پشاور شہر کے 45 اربن یونین کونسلز کی صفائی کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے جس کے ضمن میں پشاور شہر کو چار زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سروسز اینڈ مینجمنٹ ایگریمنٹ کے تحت جن علاقہ جات کی صفائی پہلے سے میونسپل کارپوریشن پشاور، یونیورسٹی ٹاؤن کمیٹی اور پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کر رہے تھے، واٹر اینڈ سینی ٹیشن کمپنی ان ہی علاقوں میں سروسز فراہم کر رہی ہے۔ جہاں تک مذکورہ سرکاری کالونیوں کا تعلق ہے، ان کی حدود کے اندر صفائی کی سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ داری اسٹیٹ آفس محکمہ انتظامیہ کی ہے، تاہم اگر صوبائی حکومت ان کالونیوں کی صفائی اور دیکھ بھال کیلئے گاڑیاں اور فنڈز باقاعدہ بنیادوں پر فراہم کرے تو واٹر اینڈ سینی ٹیشن کمپنی باقاعدہ Conversancy agreement کے تحت ان کالونیوں میں مکمل سروسز فراہم کرے گی۔

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر 2250، دا تقریباً د یو نوعیت سوالونہ دی جی او د کمپنی دا مشر چچی عنایت صاحب! تاسو را او غواری نو دا تولپی مسئلہ بہ حل شی، سوالونہ تقریباً د یو نوعیت دی۔

جناب سپیکر: ہول کوئسچنز د یو نوعیت دی؟

جناب شاہ حسین خان: ہاں جی، دا 2250۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیا 2251، ہول تھیک شو 2251 او۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: 2250 او 2251۔

جناب سپیکر: جی، 2251۔

* 2251 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام پشاور ترقیاتی ادارہ (PDA) موجود ہے جس میں وقتاً فوقتاً مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ چھ سالوں میں پی ڈی اے میں بھرتی شدہ افراد کے نام، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ملازمین، کنٹریکٹ، ڈیلی ویجر، عارضی یا ریگولر کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ادارے میں اس وقت کل کتنے ملازمین کنٹریکٹ، ڈیلی ویجر اور عارضی طور پر تعینات ہیں، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جی ہاں، درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ چھ سالوں کے دوران پشاور ترقیاتی ادارہ یعنی پی ڈی اے میں مختلف آسامیوں پر 1542 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن میں سے ریگولر، کنٹریکٹ اور ورک چارج/فلسڈ پے کی بنیاد پر بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- ریگولر کنٹریکٹ ملازمین 974

2- فلسڈ پے/ورک چارج 568

مذکورہ بالا ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی، تاہم پشاور ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق حال ہی میں سناریٹی کی بنیاد پر 162 کنٹریکٹ ملازمین کی سروسز کو واپس ورک چارج میں تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ 258 ورک چارج ملازمین کی سروسز کو ریگولر کنٹریکٹ میں تبدیل کر دیا گیا جن کی تفصیل اگر معزز ممبر ملاحظہ کرنا چاہیں تو ان کی خدمت میں پیش کی جاسکتی ہے۔

(ii) پشاور ترقیاتی ادارہ (PDA) میں اس وقت تعینات ریگولر، کنٹریکٹ اور ورک چارج ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1- ریگولر ملازمین 961

2- کنٹریکٹ 974

3- فلسڈ پے/ورک چارج 1005

جناب سپیکر: او 2252؟

جناب شاہ حسین خان: 2252، او جی۔

جناب سپیکر: تھیک دے؟

جناب شاہ حسین خان: او دا پول دیو نوعیت دی خو مختلف دغہ دی کنہ۔

جناب سپیکر: دا پی پی ای، دا 2252 تہ راشہ 2252۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او تھیک شوہ، تھیک شوہ، صحیح دہ، دا سوال ہم د پی پی ای اے حوالی سرہ دے، دیکھنہ ہم لکہ د ملازمینو د هغو تولو تفصیل ما ورکھے دے، کہ هغه Incomplete وی، کہ د دہ سرہ پہ دہی دغه کبھی نہ وی، زما پہ دہی فائل کبھی موجود دے، هغه بہ زہ دوئی تہ فراہم کر مہ۔

جناب سپیکر: دادے جی، دادے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): او جی تول تفصیل مونہ ورکھے دے او سپیکر صاحب! ما بیگاہ کتل، زہ پہ دہی باندہی دیر مطمئن شوم چہی د کارپوریشن او د پی پی ای اے پہ دغه کبھی د دیر دو میسائل هولدرز چہی دی دا Negligible دی او د دہی چار سدہی، مردان د دہی ایجنسیانو، پبسنور تول پکبھی د دہی خلق دی۔

ایک رکن: دا کوم سوال دے؟

جناب سپیکر: 2252۔

جناب شاہ حسین خان: دا 2252 دے کہ 2253 دے جی؟

جناب سپیکر: بنہ تہ مطلب Skip کوپی 2252، 2253 تہ راشی۔

جناب شاہ حسین خان: او دا دغه دے او جی تھیک دے، دا 2252 دے۔

جناب سپیکر: 2252۔

* 2252 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام پشاور ترقیاتی ادارہ (PDA) موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارے کے بعض افسران حیات آباد میں قیمتی پلاسٹس کی غیر قانونی فروخت میں ملوث پائے گئے ہیں اور نیب کے زیر حراست ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو نیب کے زیر حراست افراد کے نام، عمدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز محکمہ نے مذکورہ افراد کے خلاف کیا محکمہ کارروائی عمل میں لائی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، پی ڈی اے کے بعض افسران پر حیات آباد میں قیمتی پلاٹس کی غیر قانونی فروخت یعنی لیز پر دینے کا الزام ہے۔

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

1- اکرام اللہ خان، ڈائریکٹر (BPS-19)

2- محمد جان محسود، ڈپٹی ڈائریکٹر (BPS-18)

3- اعجاز افضل، ڈائریکٹر (BPS-19)

4- قاضی لئینق، سابقہ ڈی جی (BPS-19)

مذکورہ بالا افسران میں سے سیریل نمبر 1 اور 2 جیل میں ہیں جبکہ سیریل نمبر 3 پر اعجاز افضل ضمانت پر ہے اور سیریل نمبر 4 پر مذکورہ قاضی لئینق قبل از وقت گرفتاری ضمانت پر ہے۔ قاضی لئینق بطور ڈائریکٹر پی ڈی اے میں ڈیوٹی پر ہے جبکہ اعجاز افضل سی ڈی اے اسلام آباد میں ڈپوٹیشن پر ہے۔ مزید برآں مذکورہ بالا افسران میں زیر حراست افسران کی رپورٹ ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹ یعنی لوکل گورنمنٹ کو ارسال کی گئی ہے اور ان افسران کے خلاف حکمانہ کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، دیکھنی جی ما تیوس کرے وو چھی "کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام پشاور ترقیاتی ادارہ (PDA) موجود ہے "دوئی وائی چھی "ہاں"۔ بیا ما وئیلپی چھی "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارے کے بعض افسران حیات آباد میں قیمتی پلاٹس کی غیر قانونی فروخت میں ملوث پائے گئے ہیں اور نیب کے زیر حراست ہیں" نو دوئی ما تہ وائی چھی "جی ہاں، پی ڈی اے کے بعض افسران پر حیات آباد میں قیمتی پلاٹس کی غیر قانونی فروخت یعنی لیز پر دینے کا الزام ہے"۔ بیا بنکتہ پہ (ج) کنہی دوئی د ہغہ کسانو خلورو نومونہ ورکری دی۔ بیا دیکھنی دوئی او وئیل چھی ہغہ جیل کنہی دی او یو چھی دے ہغہ اسلام آباد تہ پہ دیپوٹیشن باندی تلے دے او بل چھی دے ہغہ دلته پہ پیسنور کنہی دے، نو زما دا سوال دے جی ضمنی دیکھنی جی چھی دغہ مذکورہ سکینڈل چھی کوم دے، دا تاسو احتساب کمیشن تہ د لپرلو ارادہ لرئی کہ نہ لرئی؟

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلديات): دلته خو جی دوئی د محکمانه کارروائینی تپوس کرے دے او Latest دغه دا دے، یعنی دا کوئسچن چي کوم Submit شوے دے، دیکبني زارہ انفارمیشن دی، Latest information دیکبني دا دی چي دیکبني اکرام اللہ خان ڈائریکٲر دا په ضمانت باندې رها شوے دے، د هائی کورٲ په ضمانت رها شوے دے او تقریباً ٲول چي دی په ضمانت باندې اوس رها دی۔ د قاضی لثیق هم ضمانت چي دے نو کنفرم شوے دے، د دې ٲلور واورو ضمانت کنفرم شوے دے۔ البتہ دا ڈائریکٲر چي کله ٲنی خلق ٲکبني نیزدې نه واورې نو د هغوی ٲیل یو ورژن دے، د هغوی ٲیل یو مؤقف دے، لکه چي زمکه کبني معطل شوی وی نو هغه خو Political Bosses په هغه وخت کبني ورکری دی، د هغی وخت وزیر اعلیٰ ورکری دی، د هغه وخت منسٲر ورکری دی، ما ٲیله یو فائل داسي کتلے دے چي په حیات آباد کبني یو ٲلاٲ یونیورسٲی ته ورکری شوے دے نو سیکرٲری ٲکبني لیکلی دی چي دا ورکول نه دی ٲکار خو بره منسٲر هم ٲرې لیکلی دی چونکه دا ٲیره بنه اداره ده او دا د قوم او ملک خدمت کوی نو د دې وجي نه ارزانہ ورته دا زمکه ورکری او دا خو ورته ورکری او چیف منسٲر هم ٲرې لیکلی دی چي دا ورته ورکری، نو افسران دا گیله کوی چي یره لکه زمکي سیاسی خلق مشران ورکری ٲکه اختیار، د ٲی ٲی اے د زمکو اختیار چي دے نو هغه په Competition باندې په اوٲن آکشن باندې خو ٲی ٲی اے ورکوی خو دا ٲاٲ چي ٲا ته زمکه ورکوی نو هغه بیا چیف منسٲر د چیف ایگزیکٲیو د اجازت نه بغیر هغه زمکه نشی ورکری کیدے یا ٲے په کنٲرول ریٲ ٲا ته ورکوی خو بهر حال لکه دیکبني ٲی ٲارٲمنٲ دا کار کرے دے چي مونبره نیب ته دا لیکلی دی چي یره نیب د مونبره ته دغه راکری، د دې افسرانو خلاف چي هغوی کومه کارروائی کرې ده او د هغوی سره کوم ثبوتونه او کوم دغه دی، هغه ٲا کیومنتس که مونبره ته راکری نو د هغی مطابق به مونبره د افسرانو خلاف لکه کارروائی شروع کوؤ۔ نیب ته لکه په دې باندې ٲی ٲارٲمنٲ چي دے لیٲر لیکلی دے، هغه ٲا کیومنتس که د نیب نه مونبره ته Receive شی او د هغی مطابق مونبر Proceed کرو نو لکه بیا به ٲه نتیجی ته مونبره اورسو۔

Mr. Speaker: Ji, next 2253.

* 2253 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام میونسپل کارپوریشن پشاور موجود ہے جس میں وقتاً فوقتاً مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ چھ سالوں میں میونسپل کارپوریشن پشاور میں بھرتی شدہ افراد کے نام، ڈومیسائل، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ملازمین کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز، عارضی یا ریگولر کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ادارے میں اس وقت کل کتنے ملازمین کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور عارضی طور پر تعینات ہیں، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام میونسپل کارپوریشن پشاور موجود ہے۔ جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن پشاور میں وقتاً فوقتاً مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی جاتی ہیں۔

(ب) (i) گزشتہ چھ سالوں میں میونسپل کارپوریشن پشاور میں بھرتی شدہ افراد کی مجموعی تعداد 1070 ہے جن کے نام، ڈومیسائل، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل ساتھ ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) اس وقت میونسپل کارپوریشن پشاور میں کل 4638 ملازمین کنٹریکٹ، ڈیلی ویجز اور عارضی طور پر تعینات ہیں جن کی کل تعداد درج ذیل ہے، بلکہ ان کی مکمل تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

ریگولر/کنٹریکٹ 4616

کلڈ پے 21

ڈیلی ویجز 01

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر 2253۔ سپیکر صاحب، دیکھنی زما ضمنی سوال دا دے چھی دا تقریباً 4638 ملازمین دی پہ کنٹریکٹ او پہ ریگولر دغہ باندھی، بیا دا لاندھی نئے لیکلی دی ریگولر کنٹریکٹ 4616 دی، پہ فکسد پے باندھی 21 دی او ڈیلی ویجز باندھی یو دے۔ زہ وایم چھی دوئی کلہ دا وائی چھی دا مونبرہ دھی کمپنی لہ ورکری دی، دا ہم د دھی اولنی سوال سرہ دے جی، نو چھی کمپنی لہ نئے

ورکړل نو دلته کبې چې دا پوستونه خالی شول، په دې باندې به دوی نوی
بهرتی کوی که نه دا به بیا دې ته واپس راځی؟ د دې لږ دغه غواړم۔
جناب سپیکر: عنایت خان۔

سینیر وزیر (بلدیات): په دې باندې بهرتی به نه کیږی سپیکر صاحب! ځکه چې
کمپنی ته مونږ ورکړل نو دا جاب چې کوم دے نو دا جاب چې دے نو کمپنی ته
منتقل شو، یعنی دا جاب چې کوم د صفایئ دغه وو نو دا د کارپوریشن نه کمپنی
ته منتقل شو نو لہذا د صفایئ عملہ ہم هغې ته منتقل شوه۔ کہ سبا دا کمپنی
Dissolve کیږی نو دا به واپس میونسپل کارپوریشن ته راځی او د دوی سیلریز
چې کوم دی، د دې کومه ریونیو وه، هغه ہم کمپنی ته منتقل شوه۔ لکه دا یو
Decision شوی دے، 30 کروړ روپی دغه ورکوی کمپنی ته، کارپوریشن
ورکوی د دې خلقو د تنخواگانو، څه دس باره کروړ روپی غالباً دغه ورکوی،
پی دی اے ورکوی، داسې دوه دوه نیم درې کروړه روپی یو تہی سی ورکوی نو د
دې ملازمینو تنخواگانې ټولې هغې ته ورکوی خو د دې ملازمینو تنخواگانې د
دې نه نه پوره کیږی۔ په دې باندې In addition to that پراونشل گورنمنټ د
Maintenance او د دوی د تنخواگانو د باقی پوره کولو د پارہ لکه پراونشل
گورنمنټ Grant in aid کمپنی ته ورکوی۔

Mr. Speaker: Ji, next 2295. Janab Salih Muhammad Sahib.

راجہ فیصل زمان: سر! میرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

راجہ فیصل زمان: میرا منسٹر صاحب سے ضمنی کونسیجن ہے کہ اصل میں سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 2267۔

راجہ فیصل زمان: 2267 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 2267 _ جناب صالح محمد (سوال راجہ فیصل زمان نے پیش کیا): کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کی ذمہ داری پوری کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013-14 میں کل کتنے لائسنس جاری کئے گئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی کابینہ نے 2004 اور صوبائی حکومت نے 2009 میں ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کا اختیار محکمہ ٹرانسپورٹ کے حوالے کیا مگر محکمہ پولیس غیر قانونی طریقے سے ڈرائیونگ لائسنس کا اجراء کر رہا ہے۔ سٹاف کی منتقلی کے علاوہ ریکارڈ، مشینری و دیگر وسائل بھی محکمہ ٹرانسپورٹ کے حوالے نہیں کئے گئے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے اپنی مدد آپ کے تحت مارچ 2013 میں ابتدائی طور پر پشاور سے ڈرائیونگ لائسنس کا اجراء شروع کیا ہے اور سال 2014 میں 21 اضلاع میں ڈرائیونگ لائسنس کا اجراء شروع کر چکا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے صوبے کے 22 اضلاع میں لائسنس کا اجراء شروع کیا ہوا ہے۔ موجودہ ریکارڈ کے مطابق محکمہ ٹرانسپورٹ صوبہ بھر میں کامیابی کے ساتھ 45,000 لرنر پرمٹ اور 40,000 لائسنس کا اجراء کر چکا ہے۔

راجہ فیصل زمان: سر! میرا کوئی جواب، (وزیر قانون سے) سر! آپ دیں گے؟ اچھا، اس میں سر! یہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے پولیس بھی چلا رہی ہے اور اے ڈی سی صاحب بھی چلا رہے ہیں اور میں نے پچھلے دنوں آپ کے سامنے آنریبل سپیکر صاحب! کہا تھا کہ میں نے ایک Expired license اپنا دیا کہ مجھے Renewal کر دیں تو آج تک میں آٹھ مہینے اس کا انتظار کر رہا ہوں، میں ریکویسٹ کروں گا کہ مجھے وہ Expired واپس کر دیں (تھقے) کہ میں اسی سے کام چلا لوں۔ دوسرا مجھے اے ڈی سی صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس واپس آجائے ہم جلدی بنادیں گے۔ پھر میں نے پوچھا کہ پولیس والے کیوں نہیں بنا سکتے، انہوں نے کہا کہ ان کے پاس پیپر نہیں ہے۔ لہذا میری یہ ریکویسٹ ہوگی، یہ ایک ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہو جو Focus کر سکے اور بہتری سے کام کر سکے، میری یہ ریکویسٹ ہے۔ اللہ کرے گا میرا لائسنس تو مجھے کہیں سے مل جائے گا، چاہے Expired ملا یا بنا ہوا ملا لیکن میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ ایک ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہونا چاہیے، دو ڈیپارٹمنٹس کے پاس نہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ کونسلجن Related ہے ٹرانسپورٹ منسٹر کے ساتھ، چونکہ وہ آج رخصت پر ہیں تاہم میں، چونکہ جو Actual mover ہے، وہ Present نہیں ہے، صالح محمد خان صاحب، سپلیمنٹری کونسلجن میرے بھائی لے کر آئے ہیں جو کہ Valid ہے، ان شاء اللہ میں ان کو یہ اعتماد دلاتا ہوں کہ جو مجھ سے ہو سکے، میں منسٹر کے ساتھ بیٹھ کے ان شاء اللہ یہ کرا دوں گا۔

Mr. Speaker: Next 2295, Salih Muhammad Sahib. Not present. 'Questions` Hour` is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

2177 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ حکومت نے جناح پارک میں کئی لاکھ کی لاگت سے قومی پرچم نصب کر کے ایک نیاریکارڈ قائم کیا ہے؛

(ب) مذکورہ پرچم پر قومی خزانے سے خطیر رقم خرچ کرنے کے باوجود پرچم عدم توجہ کی وجہ سے ضائع ہو رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ قومی پرچم پر کتنا خرچہ آیا ہے اور موجودہ حکومت نے اس پرچم کو ضیاع سے بچانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، درست ہے۔ گزشتہ حکومت میں جناح پارک میں ایک بلند قامت قومی پرچم نصب کیا گیا تھا۔

(ب) مذکورہ پرچم کی دیکھ بھال صحیح طریقے سے ہو رہی ہے اور اس ضمن میں پشاور میونسپل کارپوریشن حتی الوسع کوشش کر رہی ہے۔

(ج) قومی ہلال پرچم پچھلے دور حکومت میں پشاور ڈیویلمپمنٹ اتھارٹی کے توسط سے تقریباً 36 لاکھ روپے کے خرچ سے نصب ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	کام کی تفصیل	لاگت
01	فائونڈیشن ورک	31,18900/- روپے
02	پائپ ورک	18,900/- روپے
03	جھنڈے کا کپڑا	77,600/- روپے

اس کی تکمیل کے بعد یہ میونسپل کارپوریشن پشاور کے حوالے کیا گیا جو اس کی دیکھ بھال کی ذمہ دار نہا رہی ہے۔ علاوہ ازیں ایک اضافی پرچم بنانے کی منظوری دی جا چکی ہے جس پر مبلغ -86,000 روپے کے خرچ کا تخمینہ ہے جو کہ موجودہ جھنڈے کی بوسیدگی کی صورت میں تبدیلی کیلئے موجود ہوگا۔

جناب سردار حسین: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تمام پراجیکٹس کنسلٹنٹ کے ذریعے ہوتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کنسلٹنٹ کے پاس تجربہ کار انجینئرز موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو انجینئرز کی تعلیمی قابلیت اور تجربے کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، محکمہ آبنوشی 2013-14 کے تمام پراجیکٹس مندرجہ ذیل کنسلٹنٹس کے ذریعے کرتا ہے:

- 1- نپاک
- 2- انجینئرنگ سروس کنسلٹنٹ 3- ایسوسی ایٹس ان ڈیولپمنٹ
- 4- انجینئرنگ ایسوسی ایٹس

مندرجہ بالا فرموں میں جو انجینئرز کام کر رہے ہیں، ان کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی جیو ٹیکنیکل، ایم ایس سی واٹر ریورسز، ایم ایس سی انوائرنمنٹل انجینئرنگ، بی ایس سی سول انجینئرنگ اور ڈپلومہ ایسوسی ایٹ انجینئرنگ ہے اور ان میں سے زیادہ تر انجینئرز پانچ سال سے زیادہ عرصے کا تجربہ رکھتے ہیں۔

2295 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دھواں چھوڑتی ہوئی گاڑیوں کو چیک کرنے کیلئے محکمہ ہذا سرگرم عمل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013-14 میں ڈویژن وائز کتنی گاڑیاں چیک کی گئیں اور ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ کے زیر انتظام موٹر وہیکل ٹیسٹنگ سٹیشنز (VETS) مختلف ڈویژنز میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو محکمہ پولیس کے تعاون سے چیک کرتی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈویژن	پاس گاڑیاں	فیل گاڑیاں	کل گاڑیاں
-------	------------	------------	-----------

14904	3515	11389	پشاور
8480	1127	7353	سوات
5391	1100	4291	ڈی آئی خان
5531	988	4543	ایبٹ آباد
6610	1375	5235	مردان
40916	8105	32811	کل

تفصیلات درج ذیل ہیں:

Statement of vehicles checked by VETS for the year 2013-14

Dated/Month	Vehicle checked	Passed	Failed	Challan
1. Peshawar				
July-13	1869	1257	612	612
August-13	2548	1753	795	795
September-13	1055	944	111	111
October-13	254	216	38	38
November-13	220	192	28	28
December-14	236	218	18	18
January-14	256	228	28	28
February-14	190	145	45	45
March-14	1209	1011	198	198
April-14	1857	1768	89	89
May-14	2665	1775	890	890
June-14	2545	1882	663	663
Total Peshawar	14904	11389	3515	3515
2. Swat				
July-13	842	750	92	92
August-13	633	516	117	117
September-13	963	813	150	150
October-13	489	420	69	69
November-13	410	349	61	61
December-13	819	729	90	90
January-14	897	750	147	147
February-14	730	606	124	124
March-14	562	477	85	85

April-14	674	594	80	80
May-14	831	784	47	47
June-14	630	565	65	65
Total Swat	8480	7353	1127	1127
3. D.I.Khan				
July-13	211	216	55	55
August-13	268	184	84	84
September-13	383	286	97	97
October-13	23	13	10	10
November-13	0	0	0	0
December-13	554	427	127	127
January-14	626	511	115	115
February-14	756	629	127	127
March-14	733	569	164	164
April-14	806	652	154	154
May-14	569	435	134	134
June-14	402	369	33	33
Total D.I.Khan	5391	4291	1100	1100
4. Abbotabad				
July-13	926	783	143	143
August-13	580	440	140	140
September-13	181	141	40	40
October-13	0	0	0	0
November-13	246	188	58	58
December-13	689	610	79	79
January-14	752	654	98	98
February-14	104	89	15	15
March-14	427	339	88	88
April-14	550	477	73	73
May-14	596	448	148	148
June-14	480	374	106	106
Total Abbottabad	5531	4543	988	988
5. Mardan				
July-13	612	554	59	59
August-13	344	273	71	71
September-13	362	281	81	81
October-13	568	434	134	134

November-13	427	322	105	105
December-13	633	518	115	115
January-14	637	509	128	128
February-14	673	531	142	142
March-14	503	391	112	112
April-14	571	466	105	105
May-14	726	561	165	165
June-14	554	396	158	158
Total Mardan	6610	5235	1375	1375
Net Total	40916	32811	8105	8105

سال 2013-14 میں VETS پشاور، سوات، ڈی آئی خان، ایبٹ آباد اور مردان میں کام کر رہے تھے جبکہ 2014-15 میں VETS نے کوہاٹ، بنوں اور مانسہرہ میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ جہاں تک جرمانے وصول کرنے کا تعلق ہے تو یہ ٹریفک پولیس والے وصول کرتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: سردار محمد ادریس، 16-04-2015؛ محمد شیراز خان، 16-04-2015؛ فضل حکیم صاحب، 16-04-2015؛ ملک قاسم، 16-04-2015؛ نادیہ شیر، 16-04-2015؛ میاں ضیاء الرحمن صاحب، 16-04-2015؛ سردار ظہور احمد صاحب، 16-04-2015 و 17-04-2015؛ جناب صالح محمد صاحب، 16-04-2015؛ جناب الحاج ابرار حسین صاحب، 16-04-2015؛ جناب جمشید مہمند صاحب، 16-04-2015؛ میڈم فوزیہ بی بی، 16-04-2015؛ میڈم زرین ضیاء، 16-04-2015؛ جناب احتشام اکبر صاحب، 16-04-2015؛ میڈم مہرتاج روغانی، 16-04-2015؛ جناب زاہد درانی، 16-04-2015؛ جناب خالد خان صاحب، 16-04-2015؛ جناب ارشد علی خان صاحب، 16-04-2015؛ میڈم رومانہ جلیل صاحبہ، 16-04-2015؛ منظور ہیں؟

اراکین: ہاں۔

جناب سپیکر: ہاں ایک منٹ، ایک منٹ۔ محمود خان! یہ ریزولوشن میں نے آپ کی پڑھ لی ہے، اگر آپ بریک میں مل لیں اور اس پر میرا بھی، میں چاہتا ہوں کہ پہلے آپس میں مشورہ کر کے پھر اس کو بنالیں گے۔
Item No. 07. Sardar Aurangzeb Nalotha, lapsed. Mr. Abdul Karim, MPA, lapsed.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، دا ایجنڈا لڙ پوره ڪرو نوبیا تاسو ته۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاه: ڊیره مهربانی جی، تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ زما خو جی دوه خبری دی او هغه هم د منسٽر بلدیات، جی دوی مونڙ ته هغه بله ورخ تیره هفته کبني په دې هاؤس کبني یقین د هانی را کړې وه چې د سوات وائس چانسلر خلاف یو کیس Sub judice دے، په عدالت کبني کیس هم روان دے، بیا انکوائری هم روانه ده، کیس په سټینډنگ کمیټی کبني پینډنگ هم دے او بیا زما خیال دے چې غالباً تاسو په هغې شاید شه Correspondence هم کړے دے خو د هغې باوجود هغه د هغه خپلو کارونو نه په قلاڙ نه دے او حتی 'چې د سینیت هغه اجلاس هم اوشو، هغوی پکبني Decisions هم واخستل، هغه خپل غیر قانونی کارونه لگیا دے قانونی کوی۔ یو خو چې دوی د دغې وضاحت او کړی، زه په دې پر زور احتجاج کومه۔ دویمه خبره جی د منسٽر صاحب نه زما دا خواست دے چې حکومت یو نوټیفیکیشن جاری کړے دے، نان، عدالت زما خیال دے فیصله کړې ده او د هغې فیصلې په رنډا کبني اوس دوی سره وفد هم ملاؤ شوه دے کوم چې ټاونز دی، رهاښی ټاونز، نو په هغې کبني ځنې ادارې داسې دی چې هغه تعلیمی ادارې دی، زه به مثال واخلمه پشاور یونیورسټی ټاون کبني پینځویشټ زره طلباء چې دی، هغوی سبق وائی، دغه شان په هغې کبني کلینکس هم دی چې هغه د هغه ټاون د رهاښی خلقو ضرورت هم دے، بې شک دفترونه هغې کبني شته، هاؤسز دی یا کارخانې، د هغې مونڙ په Favour کبني نه یو خود هغه خلقو سره Alternate نشته دے، هغوی انتظامیه اوس لگیا ده بې ځایه ئے تنگوی نو اوس دا پینځویشټ زره طلباء به چرته ځی، دغه ډاکټران به په یو هفته کبني یا په یو ورځ کبني خپل دا کلینکونه چرته پرانیزی؟ د هغوی خپل یو ایسوسی ایشن دے، خپل تنظیم ئے هم جوړ کړے دے او منسٽر صاحب سره په هغې کبني ملاؤ شوی هم دی۔ زما د دوی نه دا خواست دے چې په دواړه خبرو باندې د ایوان په اعتماد کبني واخلي۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلديات) } : جناب سپیکر! دوئی درست وائی چي ما ایشورنس ورکرے وو، یو خلی ما ایشورنس ورکرے وو نو په هغه خل باندې په 10 تاریخ باندې اجلاس وو، ما گورنر سیکرٹریٹ ته هم فون اوکړو او سیکرٹری هائر ایجوکیشن ته هم فون اوکړو او په هغه خل اجلاس اونشو۔ بیا دوباره اجلاس پلان شو او ما ایشورنس ورکرے خو چي کوم دې صوبائی اسمبلی د دغه رولز پاس کړی چي کومه لاء پاس کړې ده، ایکٹ ئے پاس کړے دے، په هغه ایکٹ کبني نه ئے د صوبائی اسمبلی سره او نه ئے د هائر ایجوکیشن سره دا اختیار پریښے دے چي هغوی لکه چي دا کار مونږ په ریکویسټونو باندې خو کړے دے چي مونږه گورنر سیکرٹریٹ ته او دغه ته ریکویسټ اولیرلو چي دا مه کوئی ځکه گورنر صاحب چي دے نو د هغې چانس لر دے د ایکٹ مطابق او هغه دا سینیټ Preside کوی او هغوی ئے راغواړی او In his absence هغه بل څوک چي دے نو بیا Nominate کوی، نو ز مونږه هغه ریکویسټ هغوی آثر نکړو، ما Communicate کړے دے، Accordingly ما Communicate کړے دے او دویم په دې باندې د اسمبلی ډیپټ اوکړی، دا خپل اختیار او خپل دغه د هم لږ اوگوری چي یره مونږه دومره لکه پراونشل گورنمنټ په دې لاز او په دې ایکټس کبني دغه کړے دے، کمزورے کړے دے، د پراونشل گورنمنټ دومره اختیار هم ختم کړے دے نو پراونشل گورنمنټ دا غواړی چي یره د سینیټ اجلاس د نه کپری ځکه چي معامله Sub judge ده او په کمیټی کبني ده، سټینډنگ کمیټی کبني ده، Sub judge ده خو د هغې باوجود هم لکه د هائر ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره دا اتھارټی او دا پاورز نشته چي دا د سینیټ اجلاس منع کړی، په ریکویسټونو او په درخواستونو باندې خو ئے مونږه کولے شو خو Lawfully مونږ سره داسې څه دغه نشته۔ زه خو د دې وجې هم دوئی ته دا درخواست کوم چي کوم د یونیورسټیز ایکټ راروان دے، هغې کبني رشتیا خبره داسې ده چي حکومتونه، ځکه پراونشل گورنمنټ پیسې هم ورکوی په دیکبني، بیا د 17 نه Onward به ایچ ای سی چي دے نو بیا فیډرل گورنمنټ د یونیورسټیانو پیسې نه ورکوی، د دې نه وروستو به بیا پراونشل گورنمنټ ته دا Burden shift شی او

اوس ڊير لوڻے Burden چي دے پراونشل گورنمنٽ Carry کوي، نو د دې وڃي نه چي کله پراونشل گورنمنٽ پيسې ورکوي، زمکه ورکوي نو د پراونشل گورنمنٽ اختيار هم پکار دے، د هائر اختيار هم پکار دے، نوزه وایم په دې ايڪٽ کښي لکه داسي امنډمنٽس پکار دي چي لکه مونږه داسي بي اختياره نه يو چي د صوبائي اسمبلي ممبر، معزز ممبر او په دې ايوان کښي خبره اوشي او د يو دغه وائس چانسلر چي دے د يونيورسټي چانسلر هغه بلډوز کوي او گورنر سيڪريٽريٽ ته هم د دې خبري احترام پکار دے، رشتيا خبره ده گورنر سيڪريٽريٽ ته د دې خبري احترام پکار دے لکه We are the product of the same law، مونږه د يو کانسټيٽيوشن، گورنر هم د يو کانسټيٽيوشن په نتيجه کښي گورنر شوي دے او د هغي کانسټيٽيوشن په نتيجه کښي دا اسمبلي هم دغه شوې ده، نو هغوي له د يو وائس چانسلر په ځاي باندې د دې اسمبلي هغه زيات احترام پکار دے۔ ما پخپله باندې، زه د دې خبري دغه کومه چي مونږه هغه اجلاس منع ځکه نکرے شو چي په لاء کښي ما ته هائر ايجوڪيشن سيڪريٽري او وئيل چي ما سره هيڅ اختيار په لاء کښي نشته دے، نه د پراونشل گورنمنٽ سره دا دغه شته چي د يونيورسټي لکه کوم اختيار چي صوبائي اسمبلي پخپله ورکړے دے نو د هغي لاندې هغه Empowered دي چي هغه دا اجلاسونه کوي۔

جناب سپيکر: عنایت خان! زه به هم ديکښي وضاحت او کر مه چي ما پسي آريبل ممبر ډاکټر حيدر علي صاحب راغلو او هغه وئيل چي يو ليټر د دې اسمبلي د کارروايي والا گورنر صاحب ته اوليږه۔ ما باقاعده هغه چي څومره کارروايي شوې ده، يو ليټر گورنر صاحب ته اوليږلو خو گورنر صاحب هم د هغي څه داسي نوټس وانخستو۔ زما په خيال باندې گورنر صاحب له هم دا پکار دي چي کم از کم په اسمبلي کښي کوم ايشوراشي او د هغي چي دے، دا د ټولونه يو august House دے، يو ډير ذمه دار خلق دلته کښي ناست دي، نو هغوي له هم کم از کم د اسمبلي دا ريکويست کول پکار دي۔ اوس دا به ډيره نامناسبه وي چي دلته مونږه په دې موقع باندې داسي څه خبري، ايشو ډسکس شي نو هغه دغه دے او Personally مونږه ليټر ليږلے وو او د گورنر صاحب بيا څوک سيڪريٽري زما د سيڪريٽري سره رابطه اوکړه، د هغوي څه پته نشته دے څوک سيڪريٽري وو،

هغوی زمونږه سپیکر تری سره رابطه اوکړه چې دا خود مخکښې نه طے کړے وو نو پکار ده چې دا څه دومره غټه خبره نه وه، دا چې دے Postponed کول پکار وو۔

سینیر وزیر (بلديات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

سینیر وزیر (بلديات): جناب سپیکر صاحب، ما ایوان ته دا وضاحت اوکړو او زه وایم دا اسمبلی چې ده ایکتونه جوړوی، دا اسمبلی دا ادارې Create کوی خو افسوس دا دے چې کله دا Create کړی نو بیا دوی نه پوهیږی په دې خبره باندې چې دا اسمبلی چې ده دا د دې ادارو، Legal status ورته د دې اسمبلی نه ملاوېږی او هغه دغه بیا د دوی په ذهن کښې نه پاتې کیږی۔ د دې وجې نه زما دا خیال دے چې فیوچر کښې داسې لیجسلیشن نه دے پکار، لکه کله به مونږه په حکومت کښې یو او کله به دا د اپوزیشن بنچر خلق په حکومتونو کښې وی، داسې لیجسلیشن نه دے پکار چې په هغې کښې د حکومت لاس او پښې مونږه پخپله باندې او ترو او په دې نوم باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! مونږه هغه بله ورځ ریزولیشن پاس کړے دے، تاسو لږ دا خپله Personally اوگورئ، بلکه لاء منسټر صاحب د ئے هم اوگوری چې هغه Extend شی پاتا ته، هغه چې کوم ریزولیشن دے، د هغې پروسیجر زر تر زره اوشی او هغه تاسو پراسیس کړئ چې هغه کوم ریزولیشن ئے پاس کړے دے چې د هغې د پاره ضروری کارروائی چې لیگل پروسیجرز دی چې هغه زر تر زره کمپلیټ کړے شی۔

سینیر وزیر (بلديات): صحیح ده، او بله دا اخری خبره چې دوی کومه اوکړه، په دې باندې لږ ریسپانس ورکومه۔ دیکښې تاسو هم ما ته خبره کړې وه او جعفر شاه صاحب هم راته خبره کړې وه، د کمیونټی چې کومه متاثره کمیونټی ده، دوی خپله ما ته Approach کړے وو خو دا ایشو داسې ده چې لکه ډیره Complicated او Sensitive غوندې ده، دیکښې Residences چې دی نو هغه دغه دیوان خاص چې کوم د دې دغه سره وو لیدیز کلب سره، د هغې خلاف

ریفرنسز راغلل، هغه د بشیر خان په وختو کښې د هغوی بچے چې دے نو د هغه په نوم باندې لیزاؤت شوے وو او هغې کښې هغه دیوان خاص په نوم باندې ځانې جوړ کړو نو د هغې خلاف لوکل کمیونٹی لاره او په دغه Litigations کښې بیا کمیونٹی په ټاؤن کښې د Commercial activities خبره هم Raise شوه او بیا کورټ Decision او کړو چې یره دا Commercial activity په ټاؤن کښې تاسو منع کړئ او دا Decision نه صرف هائی کورټ او کړو بلکه سپریم کورټ کښې هم دې قانونی ادارو دا Decision او بائیلو، هسپتالونو، کلینکونو دې ټولو دا Decision او بائیلو۔ اوس زموږ په دغه باندې دا پریشر دے او تعلیمی ادارو او هسپتالونو ته صرف کورټ څلور میاشتی ورکړې دی چې څلورو میاشتیو کښې د دا منتقل شی۔ په هغې باندې ما ستاسو په وینا باندې یو غټ میتنگ هغه بله ورځ او کړو چې په هغې کښې ایډمنسټریټرز هم وو، د کمیونٹی خلق هم وو او په هغې کښې سیکرټری هاؤسنگ وو، په هغې کښې ډی سی پیسنور وو، لوکل گورنمنټ ډیپارټمنټ وو، ډی جی پی ډی اے پکښې، دا ټول ما کښینول او دوی ته ما اووئیل چې یره تاسو د دې مسئلې Solution مونږ ته را کړئ چې کوم Affectees دی، هغه هم ناست وو خو دا وه چې فوری Solution د چا سره هم نه وو، نو بیا د هغې د پاره مونږه هائی پاور ډ کمیټی جوړه کړه چې په هغې کښې مو وکیلان کښینول چې یره دا حکومت او دا دغه Contempt نه هم بچ شی او داسې Way-out را اوځی چې د دې خلقو جائز کوم پرابلم دے، هغه ایډریس شی، ځکه د ټاؤنز بانی لاز چې دی نو په هغې کښې د Commercial activities currently اجازت نشته، بیا به بانی لاز چینج کول غواړی، ټاؤنز کښې به چرته کمرشل سیکشن جوړول غواړی لکه دا ټول مختلف آپشنز هلته کښې ډسکس شو نو په هغې باندې ما یو کمیټی جوړه کړې ده، هغې ته مې یو ټائم لائن ورکړے دے، په هغه ټائم لائن کښې دننه دننه به د کمیټی رپورټ راځی نو چې هغه څنگه راغے نو هغه به مونږ Implement کوؤ۔ ډیره مننه جی۔

جناب سپیکر: آکټم نمبر 18 اینڈ 9، اس کومیس پینڈنگ کرتا ہوں کیونکہ سردار ادریس صاحب نہیں ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! په دې باندې مونږ لږ خبرې کوؤ۔

جناب سپيڪر: جي جي۔ جي سردار ادريس صاحب چي Available وي نو بيا،
سردار ادريس صاحب Available نه دے۔

جناب منور خان ايڏوڪيٽ: نه سر! كه لڙه مونڙ ته دا دغه راڪڙي، مونڙ ڊي له ورته
اووٽيل۔۔۔۔

جناب سپيڪر: د رولز په مطابق بل څوڪ نشي ڪولے خو خير بس بله ورخ به ور
واچوڙ ڪنه؟

جناب منور خان ايڏوڪيٽ: نه سر! دغه رول خودغه ڪيدے شي۔

جناب سپيڪر: ته پليز ڪنڀينه، ڪنڀينه ڪنڀينه جي۔ جي جي، بس پروسيجر او رولز ته
به گورو، بس هغه چي ڪله منسٽر راشي، پينڊنگ به ئے ڪرو۔

جناب منور خان ايڏوڪيٽ: نه سپيڪر صاحب! دغه رول خودغه ڪيدے شي، مونڙ له ته
موقع راڪڙه چي مونڙ پرې خبره او ڪرو۔

جناب سپيڪر: د رولز مطابق چي دے ڪنه، د رولز مطابق، بله ورخ به ئے خير دے
دغه ڪرو۔ Next Item No. 10, Aamna Sardar, Aamna Sardar

گليات ڏيويلپمنٽ اتھارٽي بل ميں ترميم

Ms: Aamna Sardar: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that
leave may be granted to introduce the Galiyat Development
Authority (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that-----

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلديات)}: جناب سپيڪر! ميں ڪجهه ڪنجا پتا هون۔

جناب سپيڪر: ڇه بنه جي، عنایت صاحب!

سینیئر وزیر (بلديات): زه يو خبره پڪڀني ڪوم، بيا به ان شاء الله د موشن د پيش
ڪولو ضرورت هم نه پيڀنڀري۔

جناب سپيڪر: جي جي۔

محترمہ آمنہ سردار: سر!

سینیئر وزیر (بلدیات): دا یو امانڈمنٹ د دوئی دا دے چہی د گلیات دغہ چہی کوم دے

دا ہیڈ کوارٹر، ہغہ د۔۔۔۔۔

ایک رکن: اردو میں بات کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ان کی (ہنستے ہوئے) ان کی امانڈمنٹ کا ایک پورشن یہ ہے کہ

گلیات کا ہیڈ کوارٹر جو ہے، وہ لاء کے اندر لکھا جائے کہ وہ ایبٹ آباد میں Establish ہو، تو ہیڈ کوارٹر ایبٹ آباد میں ہے، اس پہ کوئی مطلب Objection نہیں ہے، لاء کے اندر کوئی پابندی نہیں ہے، آپ Obligatory بنانا چاہتی ہیں یا نہیں چاہتی ہیں۔ دوسرا ایٹو جو ہے، وہ انہوں نے Raise کیا ہوا ہے کہ (مداخلت) Let me complete then, then, then she will

Raise کیا ہوا ہے کہ پراونشل اسمبلی کا ایک ممبر Nominate کیا جائے یا سپیکر صاحب Nominate

کریں۔ تو اس میں چیف منسٹر کے ساتھ یہ اختیار موجود ہے، انہوں نے Already nominate کیا ہوا

ہے لیکن یہ دونوں سے ہٹ کے میں ایک بات کہہ رہا ہوں، یہی ہوا ہے کہ میں نے ان کے ساتھ ڈسکشن

بھی کی ہے اور چونکہ یہ وہاں کی رہائشی ہیں، وہاں کی رہائشی ہونے کے ناطے میں نے ان کو کنسلٹ کیا ہے،

ان سے Input لیا ہے، ان کے علم میں ہے کہ گلیات کی ری سٹرکچرنگ پہ ڈسکشن ہو رہی ہے اور یہ

Proposal move ہوئی ہے اور پی ٹی آئی کے لوگوں نے، کچھ لوگوں نے Proposal move کی ہے،

عمران خان کو انہوں نے Approach کیا ہے اور پھر انہوں نے حکومت سے کہا ہے کہ آپ اس پہ غور

کریں اور وہ ری سٹرکچرنگ کا جو پراسیس ہے، اس میں اس کا امکان موجود ہے کہ بڑی ہول سکیل ری

سٹرکچرنگ ہو اور گلیات ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا علم جو ہے وہ میڈم کو ہے۔ میں میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں

کہ اس کو فی الحال آپ ایک سائڈ پہ رکھیں اور اس پورے ری سٹرکچرنگ پراسیس میں آپ کو میں

Involve کرتا ہوں۔ آپ چونکہ اس علاقے کی نمائندہ ہیں، اس پہ میں نے 20 تاریخ کو میٹنگ رکھی ہے،

ان کے جو ایکسپرسٹس ہیں، جو Concept note انہوں نے موڈ کیا ہوا ہے اور اس Concept note کے

جو Originators ہیں، ان کے ساتھ 20 تاریخ، تین ساڑھے تین بجے میری پشاور کے اندر میٹنگ ہے۔

میں ان کو وہ جو Concept note ہے، اس کی کاپی میں میڈم کو بھی Provide کروں گا کہ یہ نوٹ

پڑھیں اور ہم بیٹھ کے کوئی ایسی Proposal develop کر سکیں کہ جس کے نتیجے میں گلیات

ڈیولپمنٹ اتھارٹی کو ہم مزید Vibrant body بنا سکیں، تو اس میں پھر اگر کوئی Consensus بنا تو ان کو بھی Incorporate کریں گے۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ آمنہ سردار: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ جو ایک امنڈمنٹ دی ہوئی ہے کہ ہیڈ کوارٹریٹ آباد میں لے کے جایا جائے، اس سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ آفس کو دیا جائے، یہ Basically پہلے کمشنر کے انڈر ہو کر تھا، ہماری یہ خواہش ہے کہ دوبارہ کمشنر، یہ Process reverse ہو جائے، یہ Already یہ In practice ہوتا رہا ہے، یہ نہیں ہے کہ پہلے نہیں ہوتا بلکہ کاغان ڈیولپمنٹ اتھارٹی جو ہے، اس میں ہی Practice exist کر رہی ہے کہ وہ کمشنر کے ہی انڈر، ڈی سی کے انڈر آرہی ہے، اس میں یہ ایک گزارش تھی۔ دوسری گزارش یہ تھی جی کہ جو Notables ہیں، وہاں کے جو سٹیک ہولڈرز ہیں، ان کی تو نمائندگی ہی نہیں ہے، ایک صاحب کو اٹھا کے پنجاب سے بنا دیا گیا ہے بورڈ آف ڈائریکٹرز، کوئی صاحب جی ایٹ آباد، چلو ایٹ آباد تو ہمارا ڈسٹرکٹ آجاتا ہے، ہری پور سے کیوں یا اور کسی جگہ سے کیوں نہیں، Why not Abbottabad؟ کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ ایٹ آباد کے یا گلیات کے جو اپنے سٹیک ہولڈرز ہیں، جو اپنے رہائشی ہیں، ان کو آپ بنا ہی نہیں رہے، بورڈ آف ڈائریکٹرز میں نہیں ڈال رہے، بورڈ آف گورنرز میں نہیں ڈال رہے اور آپ باہر کے لوگوں کو لا کے مسلط کر رہے ہیں۔ ابھی بھی جو سر! آپ جو 'ری سٹرکچرنگ' کی بات کر رہے ہیں، مجھے یہی خدشہ ہے کہ ہم جو گلیات کے لوگ ہیں، ہم بائی جیک ہو جائیں گے، ہمارے گلیات کے، ہم لوگوں کی کوئی Rights ہی نہیں رہیں گے اور یہ جو باہر سے لوگ آرہے ہیں، پنجاب سے لوگ آرہے ہیں یا اور دوسرے صوبوں سے آرہے ہیں یا ہماں کے ہیں، صوبے کے مختلف علاقوں کے لوگ گلیات میں جا کے وہ خرید و فروخت شروع کر دیں گے اور اتنے اتنے شیئرز خرید لیں گے تو ہم لوگ کہاں جائیں گے؟ جو وہاں کے سٹیک ہولڈرز اور وہاں کے لوگ ہیں؟ مجھے تو صرف اپنی آواز پہنچانی ہے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان! عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے ان کے ساتھ اپنے پورے، جو وہ Proposed restructuring

ہے، اس حوالے سے میرے اپنے جو Concerns ہیں، وہ میں نے ان کے ساتھ شیئر کئے تھے اور میں

نے یہ چار نکات اٹھائے تھے اور انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ پی ٹی آئی کے دوستوں نے In

principle agree کیا ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک جو گلیات کے Assets ہیں، وہ لوکل گورنمنٹ کے Assets ہیں اور According to the Local Government Law وہ Competitive Assets نہ کسی پہ فروخت کئے جاسکتے ہیں، نہ Sell out کئے جاسکتے ہیں بلکہ وہ لیز پہ Local transparent process پہ دیئے جاسکتے ہیں، ایک نکتہ یہ تھا۔ دوسرا یہ تھا کہ جو Local residents ہیں، جو بھی 'ری سٹرکچرنگ' ہو، اس میں Local residents کی، Stakes کی، ان کی نمائندگی ہو، یہ دوسری بات ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو بھی Decision ہو، اس کے نتیجے میں بہتری آئے، اس کے نتیجے میں بہتری آئے اور چوتھی بات یہ کہ کیا جو 'ری سٹرکچرنگ' ہم کرنا چاہتے ہیں یا کوئی نئی Entity وجود میں لانا چاہتے ہیں، اس Entity کو ہم Currant law کے اندر، اس کے Perimeter کے اندر اور اس فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے وہ Reforms introduce کریں یا اس کیلئے اس لاء کو Repeal کرنا پڑے گا اور نیلا لاء لانا پڑے گا، اسلئے میں میڈم! آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں ان کے ساتھ ہوں، بالکل لوکل میں جو نئی Entity بنے گی، میں اس میں Ensure کروں گا کہ اس میں Local residents کی نمائندگی ہو، یہ بالکل ان کی بات درست ہے لیکن ظاہر ہے یہ اس وقت ایک whole-scale restructuring ہو رہی ہے تو اس میں ان کے جتنے بھی پوائنٹس ہیں، ہم Incorporate کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اس وقت اس کو Incorporate کرنے کا کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتا ہوں کہ اس کو، (مداخلت) ایک منٹ، اس کو پینڈنگ کرتا ہوں تاکہ آپ کو موقع ملے، ڈسکشن کریں اور وہ چانس بنتا ہے تو ٹھیک ہے Otherwise پھر جو پروسیجر ہے، اس کے مطابق کر لیں گے جی، اس کو ہم پینڈنگ کرتے ہیں جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب محترمہ کے ساتھ بیٹھ جائیں اور بات کر لیں۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اس کے ساتھ بیٹھ جائیں، ڈسکشن کر لیں، اگر کوئی آپ کی انڈر سٹینڈنگ بنتی ہے تو ٹھیک ہے Otherwise میں اس کو، آپ کو Next اس میں دے رہا ہوں، ڈال لوں گا۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! اس فورم پہ میں یقین دہانی چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی اونر شپ ہونی چاہیے، اونر شپ پرائیویٹ پارٹیز کو نہ جائے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ آمنہ سردار: یہی میری ریکویسٹ ہے کہ شیئر زیادہ گورنمنٹ کے ہوں، پرائیویٹ پارٹیز کے نہ ہوں۔

Senior Minister (Local Government): I assure, I assure this House, I assure her and I assure this House کسی پرائیویٹ کی پراپرٹی کسی پرائیویٹ آدمی کے ہاتھ میں نہیں جائے گی۔ یہ بات ہو سکتی ہے کہ Government entity کے اندر کیونٹی Involve کیا جائے، ان کو نمائندگی دی جائے، بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اندر ان کو نمائندگی دی جائے، یہ بالکل ہو سکتا ہے، یہ حکومتی لاء کے اندر موجود ہوتا ہے لیکن حکومتی Assets، میں ان کو ایسورنس دیتا ہوں کہ۔
It will not go into private hands.

غیر سرکاری مسودہ قانون متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

{ خیبر پختونخواز کوآپوٹونل آڈٹ سٹاف (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2015 }

Mr. Speaker: Item No. 12: Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, Mr. Shah Hussain, MPA and Syed Jafar Shah, MPA.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I rise to move that leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat Internal Audit Staff (Regularization of Services) Bill, 2015, in the House.

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! کچھ کہنا چاہیں گے اس کے اوپر؟ میں اس کو۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان (وزیرز کوآپوٹونل ہی امور): وہ تو صرف یہی چاہتا ہے اور یہ تو Passage Stage پر نہیں ہے، جب آجائے تو اس کو Oppose کر لیں گے، میں پہلے سے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, okay. The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member for introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat Internal Audit Staff (Regularization of Services) Bill 2015? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

{ خیبر پختونخوا کوآپرائزڈ اسٹاف (ریگولرائزیشن آف سروسز) مجریہ 2015 }

Mr. Speaker: Item No. 13: Sardar Aurangzeb Nalotha MPA, Mr. Shah Hussain Khan and Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Mr. Speaker. I, rise to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Zakat Internal Audit Staff (Regularization of Services) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

میڈم معراج نہیں ہیں تو اس کیلئے میں یہ پیپڈنگ کرتا ہوں۔ یہ ایٹم نمبر 14، معراج ہمایون اینڈ آمنہ سردار۔

غیر سرکاری مسودہ قانون متعارف کرانے کیلئے اجازت کا طلب کیا جانا

{ خیبر پختونخوا (امنڈمنٹ آف لاز) مجریہ 2015 }

Ms: Aamna Sardar: Thank you, Janab Speaker. I rise to move that the leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, (Amendment of Laws) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member for introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, (Amendment of Laws) Bill, 2015? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

غیر سرکاری مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

{ خیبر پختونخوا (امنڈمنٹ آف لاز) مجریہ 2015 }

Mr. Speaker: Madam Meraj Hamayun Khan and Madam Aamna Sardar, item No. 15.

Ms: Aamna Sardar: Sir, whereas it is expedient to amend certain laws, it is hereby enacted as follows,-

Short title and commencement, - This Act may be cited as the Khyber Pakhtunkhwa Amendment of Laws---

جناب سپیکر: Introduction، نہیں نہیں آپ----

محترمہ آمنہ سردار: جی جی، امنڈ منٹس، جی سر۔ سر! اس پہ میری Khyber Pakhtunkhwa Act No. IX of 2013, the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Act, 2013, in section 2 in clause (ii)---

جناب سپیکر: یہ آپ کدھر جا رہی ہیں جی؟ صرف موشن پڑھیں، Only motion-

Ms. Aamna Sardar: I rise to introduce the Khyber Pakhtunkhwa---

Mr. Speaker: I beg to introduce---

Ms. Aamna Sardar: Amendment of Laws Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 16: Madam Uzma Khan.

محترمہ عظمیٰ خان: شکر یہ، مسٹر سپیکر۔ سر! ریزولوشن سے پہلے میں کچھ کہنا چاہوں گی۔ آج منسٹر فار لوکل گورنمنٹ نے بہت اچھی ایشر نسر دیں، وہ شاہ حسین صاحب کے ساتھ سی ای او پی ڈی اے کو بھی بٹھائیں گے اور آمنہ سردار صاحبہ کی امنڈ منٹ کو بھی نئی 'ری سٹر کچرنگ' میں جگہ دیں گے لیکن جناب سپیکر، 27-10-2014 کو ایسی ایک ایشر نس مجھے بھی منسٹر صاحب نے دی تھی کہ ہم بینک آف خیبر کے وی پی کو بلا کر ان سے یہ ڈسکس کریں گے کہ بندے کے ساتھ کیوں زیادتی کی گئی؟ لیکن پانچ مہینے گزرنے کے بعد بھی نہ ہمیں منسٹر صاحب لوکل گورنمنٹ نے بلایا اور نہ کوئی ڈیپارٹمنٹ سے اس کے بارے میں کوئی جواب آیا، تو میں ذرا ان سے ایشر نس لینا چاہوں گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ آپ اپنا، میڈم عظمیٰ خان! ابھی آپ کا جو ہے اسٹم نمبر 16، ریزولوشن۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ { سینئر وزیر (بلدیات) } : جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

سینئر وزیر (بلدیات): تھینک یو۔ دیکھیں اس وقت منسٹری جو تھی، وہ انوائس نہیں ہوئی تھی اور منسٹری سے سراج صاحب نے استعفیٰ دیا تھا، جس میں میں یہاں ہاؤس میں بیٹھ کے جواب دیتا رہا، اس کے بعد فنانس منسٹر آئے، Accordingly ان کے ڈیپارٹمنٹ کو یہ باتیں Communicate کی گئیں، جو اسمبلی کا بزنس ہوتا ہے، یہاں نمائندہ ہوتا ہے اور اگر ان کے ساتھ وہ نہیں بیٹھا، ان کے ساتھ ان کی وہ نہیں ہوئی ہے، ان کا رابطہ نہیں ہوا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں اور میں اس کو Ensure کراؤں گا۔ سر! جب مجھے یہ کہا جاتا ہے، میں نے پچھلے دنوں اس اسمبلی کے اندر ایشر نس دی تھی، جو صوابی سے ہماری خاتون رہنما ہیں اور ایم پی اے ہیں، میں نے اسی دن جا کے ڈی آئی جی کو ٹیلی فون کیا، ان سے میں نے Written report مانگی، ایک Written report میں نے ان سے مانگی تھی۔ اس طرح جو بابر سلیم

صاحب نے نکتہ اٹھایا تھا، میں نے اس پہ بھی Written وہ مانگا، اسمبلی کے اندر میں جو بھی ایٹورنس دیتا ہوں، میں اس کو Delay کرنے کی بجائے یہاں سے نکل کے فوراً Telephonically communicate کرتا ہوں، اس پہ پھر پراسیس کتنا ہوتا ہے، حکومتی نظام کے اندر جو مشکلات ہوتی ہیں اس کا تو آپ کو خود علم ہے لیکن میں جو ایٹورنس دیتا ہوں، میں اس کو Communicate کرتا ہوں اسمبلی سے باہر نکل کے، اگر اس کو وہ اس سے نہیں ہوا ہے تو یہ اسمبلی میرے لئے محترم ہے اور اس کا ہر رکن میرے لئے محترم ہے اور اس کی عزت میری عزت ہے، میں ان سے معذرت کرتا ہوں اور میں مظفر سید صاحب کو آج ہی بتاؤں گا کہ وہ ایم ڈی جو ہے، وہ ان کے ساتھ بٹھائیں گے، ان کا جو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Item No. 16, item No. 16.

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دا پرو سیجر برابر شی کنہ جی، جی ایٹم نمبر 16۔

میڈیکل کالجز میں سیکنڈ شفٹ شروع کرنے کیلئے قرارداد

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں منسٹر فار لوکل گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتی ہوں، ساتھ میں اپنی ریزولوشن پیش کرتی ہوں۔

چونکہ صوبے میں آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کیلئے میڈیکل کالجوں میں سیٹوں کی کمی کا سامنا ہے اور اکثر طلباء و طالبات باہر ممالک کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ لینے پر مجبور ہیں جن سے کروڑوں روپے کا زر مبادلہ باہر ممالک میں خرچ ہوتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے میں طلباء و طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبے کے تمام میڈیکل کالجوں میں شام کے اوقات کار یا سیکنڈ شفٹ کلاسز میں مناسب فیسوں کے ساتھ داخلے کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے۔

منسٹر سپیکر! میں ذرا اس کی افادیت بیان کر دوں۔ اس سے ایک تو زیادہ ترسٹوڈنٹس پرائیویٹ کالجز میں نہیں جائیں گے جہاں پہ لاکھوں کی فیسیں انہیں دینا پڑتی ہیں، نہ وہ چائنا جائیں گے، نہ وہ رشیا جائیں گے بلکہ اپنے ہی ملک میں تعلیم حاصل کریں گے اور اسی ملک پہ Serve کریں گے۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! یہ قرارداد کی شکل میں پہلے بھی یہ ایجوکیشن 2013 میں Raise ہو چکا ہے اور اس کے اوپر جو چیئر مین ہیں، سرکاری میڈیکل کالجز کے جو جو اینٹ اینڈ میٹن کمیٹی کے چیئر مین ہیں، اس نے جو انفارم کیا ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل جو ایسوسی ایشن ہے، یہ اجازت کیوں نہیں دیتی شام کے کالجز کی اور اس کی ایک Reason انہوں نے بتائی ہے کہ جو میڈیکل کالج کے سٹوڈنٹس ہیں، وہ فور تھ ایئر اور فائنل ایئر میں شام کے وقت وہ ہاسپٹل جاتے ہیں اور ادھر کلاسز 'اینڈ' کرتے ہیں، ہسٹریاں لیتے ہیں، Practically وہ Patients کے ساتھ Intouch ہوتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو Reason ہے میرے سامنے تو بڑی Valid لیکن چونکہ عنایت صاحب، ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں تو اگر وہ کوئی Add کرنا چاہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان، اچھا عنایت! (جناب شوکت علی یوسفزئی سے) ہاں، آپ دونوں چلیں اس پر بات، عنایت خان بات کر لیں گے، آپ بھی بات کریں اس کے بعد۔ عنایت خان! آپ بات کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! یہ جو انہوں نے مسئلہ اٹھایا ہے، مجھے تو یہ ڈر نہیں ہے کہ ڈاکٹرز کم بن رہے ہیں، میں جو دیکھ رہا ہوں تو ڈاکٹرز اتنے زیادہ بن رہے ہیں کہ Saturation point تک پہنچ رہے ہیں اور سات آٹھ سال Down the line دو تین مسئلے سامنے آرہے ہیں۔ ایک یہ آرہا ہے کہ بڑی تعداد میں ڈاکٹرز بے روزگار ہوں گے اور دوسرا مسئلہ یہ سامنا آرہا ہے کہ جو میڈیکل کالجز، پرائیویٹ اینڈ پبلک سیکٹر میڈیکل کالجز کی جو مشروم گرو تھ ہو رہی ہے، اس کے نتیجے میں کوالٹی آف میڈیکل ایجوکیشن گر رہی ہے، کثرت سے کوالٹی گر جاتی ہے، یہ ایک جنرل اصول ہے، کوالٹی گر رہی ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہو گا کہ آپ کے میڈیکل کالجز جو Internationally registered ہوتے ہیں میڈیکل سکولز کے، تو اسے Derecognize کیا جائے گا اور اس سے آپ کے میڈیکل کالجز نکل جائیں گے اور جب اس سے آپ کے میڈیکل کالجز نکل جائیں گے اور اب نکل کر جا رہے ہیں تو اس کے نتیجے میں باہر کے ملکوں میں آپ کے لوگوں کو ڈگریاں نہیں ملیں گی۔ تو میڈیکل کالجز کے اندر جو Currently doctors produce ہو رہے ہیں، وہ بہت زیادہ ہیں اور ایک اور Disparity ہے، شاید میڈم کی اس کی طرف توجہ نہ ہو کہ میڈیکل کالجز کے اندر ڈاکٹرز تو بڑی تعداد میں Produce ہو رہے ہیں لیکن اس کے تین Pyramids ہیں، ایک ڈاکٹر ہے، ایک پیرامیڈیکس ہیں اور نرسز ہیں، اس Ratio سے نرسز سب سے زیادہ

Important ہیں، ڈاکٹرز سے نرسز زیادہ Important ہیں کیونکہ نرسز Round the clock ہاسپٹلز کے اندر ہوتی ہیں اور نرسنگ کیسز جو ہے، وہ بہت زیادہ مریض کیلئے Important ہوتا ہے، یعنی اس وقت نرسنگ کے اوپر کوئی توجہ نہیں ہے کیونکہ نرسنگ میں پیسے کمانے کا کوئی وہ نہیں ہے، اس میں پیسے نہیں کمائے جاتے تو اسلئے نرسنگ کا کوئی وہ نہیں ہے، حالانکہ پی ایم ڈی سی کی یہ Requirements ہیں کہ جو میڈیکل کالج کھولے گا، وہ نرسنگ سکول بھی کھولے گا اور پیرامیڈیکس سکول بھی کھولے گا لیکن یہ دونوں شعبے جو ہیں وہ نظر انداز ہیں تو یہ بھی ایک Disparity ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر، اور دوسری، تیسری، چوتھی بات یہ ہے کہ یہ Feasible نہیں ہے کہ ایوننگ شفٹ میں میڈیکل کالجز کے اندر ایوننگ شفٹ شروع کی جائے جو ان کیلئے ہاسپٹلز ہیں، لیبارٹریز ہیں، وہ ایک خاص تعداد کے طالب علموں کیلئے Recognize ہوتے ہیں۔ ان ساری چیزوں کی Measurement پی ایم ڈی سی کرتی ہے، لیبارٹریز کی، Basic sciences کے پروفیسرز کی، کلینکل سائنس کے پروفیسرز کی اور ہاسپٹل کے Bed strength کی، ان سب کی Measurement کر کے پھر وہ ان کو یہ اجازت دیتی ہے کہ آپ 100 لوگوں کو داخل کرائیں یا 50 لوگوں کو داخل کرائیں۔ اسلئے اگر آپ شام کو بھی کرائیں گے تو حکومت کو یہ Facilities double اور Triple کرنا پڑیں گی، Hospital beds میں اضافہ کرنا پڑے گا، لیبارٹریز میں اضافہ کرنا پڑے گا، Basic sciences کے پروفیسرز کو زیادہ کرنا پڑے گا۔ یہ اتنے سارے مسائل ہیں کہ اس سے یہ عملاً ممکن نہیں ہے۔ مجھے تو یہ خدشہ ہے کہ جو ڈاکٹرز اور جس حد تک The way they are churning out, doctors, and we become the factory of the doctors، مجھے آٹھ دس سال Down the line یہ خدشہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ کوالٹی گرنے کی وجہ سے ہمارے میڈیکل کالجز کو باہر کے ملکوں کے اندر Derecognize کیا جائے گا اور ان کی یہ جو International recognition ہے، وہ ختم ہو جائے گی، نتیجتاً باہر کے ملکوں میں ہمارے لوگوں کو وہ نہیں ملے گی۔

جناب سپیکر: شوکت خان!

جناب شوکت علی یوسفزئی: بہت مہربانی۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ بالکل، عنایت صاحب نے جو باتیں کیں، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن کچھ چیزیں جو بڑی اس وقت جاری ہیں جس کی وجہ سے یعنی یہ تو خواہش ہر باپ کی ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا انجینئر، ڈاکٹر بنے لیکن جو اس وقت ہمارے میڈیکل کالجز ہیں، ان کی جو صورت حال ہے، اس میں ایک چیز میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ فیس ریگولیٹ نہیں ہے، مطلب

یہ کہ اگر شروع میں انہوں نے چار لاکھ رکھے تھے، پانچ لاکھ، اس وقت آپ کو پتہ ہے کہ سیچویشن بارہ لاکھ تک پہنچ گئی ہے اور اس کے علاوہ Donation، یعنی کہ کسی بچے کے نمبر بھی اچھے ہوں گے لیکن اس سے کہا جاتا ہے کہ Donation پہلے جمع کریں تو پچاس لاکھ Donation، تو یہ ایک اتنی عجیب سی سیچویشن بن گئی ہے اس صوبے کے اندر کہ کوئی باپ اگر چاہے بھی، کوئی زمین بھی بیچ کر اگر وہ پڑھائی کرانا چاہیں تو نہیں کر سکتا، یہ بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کا جو مقصد تھا، پرائیویٹ کالجوں کے کھولنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر کوئی میرٹ کے اندر سرکاری اس میں نہ آسکے تو چلو اس میں تھوڑا بہت اس کیلئے موقع مل سکے لیکن یہاں پہ کاروبار ہو چکا ہے، یہاں پر میں آپ کے نوٹس میں ایک اور چیز لانا چاہتا ہوں کہ اوور سیز پاکستانیز کا ہر میڈیکل کالج کے اندر ایک کوٹہ ہوتا ہے لیکن سب سے بڑا پراللم یہ آرہا ہے کہ آپ شروع دن سے جائیں داخلے کیلئے تو وہ کہتے ہیں کہ جی سیٹیں ختم ہو گئی ہیں صرف اوور سیز میں آپ کیلئے سیٹیں موجود ہیں، تو اس میں ڈالروں کے اندر 'پے منٹ' وہ مانگتے ہیں تو یہ جو چار لاکھ، پانچ لاکھ رکھے جاتے ہیں، وہ آپ سے اٹھارہ لاکھ روپے اس دفعہ لیے گئے تھے اور میں اس کے ساتھ گیا تھا تو مجھے اس دفعہ، یہ چیزیں ایسی ہیں کہ صوبے کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، بچوں کی خواہشوں کا جو گلہ گھونغا جا رہا ہے، اگر ایک بچہ قابل ہے اور اگر وہ سرکاری سے بچتا ہے، اس کا حق بنتا ہے کہ وہ دوسرے کالج میں جائے لیکن اس کا حق صرف اسلئے مارا جا رہا ہے کہ اس صوبے میں جس کے پاس پیسہ ہوگا، وہ صرف تعلیم حاصل کرے گا، تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میری درخواست ہے اس ایوان سے کہ اس کیلئے کمیٹی بنائی جائے، ان کی فیسیں ریگولیت کی جائیں، یہ کیا ہو سکتا ہے کہ جناح کالج میں آپ جائیں تو وہاں آپ سے چار لاکھ لیے جائیں گے، ایک دوسرے کالج میں جائیں تو وہاں آپ سے دس لاکھ لیے جائیں گے، تیسرے کالج میں جائیں تو سولہ لاکھ لیے جائیں گے، یہ کیا تماشہ ہے جناب سپیکر؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس میں، اس پر ضرور کمیٹی بناؤ اور ایک اور چیز کہ خیبر میڈیکل یونیورسٹی چونکہ ہماری سرکاری یونیورسٹی ہے، اس میں ہمارے پاس Already، آپ کو پتہ ہے کہ صوبے میں نستھیز یا بہت کم ہے، نستھیز یا ڈاکٹر ہے ہی نہیں، نستھیز یا کیلئے تو انہوں نے کلاسیں شروع کیں، انہوں نے پرائیویٹ اس نے شروع کیا اور باقاعدہ لوگوں سے تیس تیس ہزار روپے دو دو، تین تین مہینوں کے وصول کئے جا رہے ہیں۔ وہ سٹوڈنٹس میرے پاس اس دن آئے

کہ جی وہاں لیبارٹری بند ہے، لیبارٹری نہیں ہے، وہاں کوئی اساتذہ نہیں ہیں اور پورے دن میں ایک کلاس لی جاتی ہے لیکن ہم سے فیسیں پوری لی جاتی ہیں، تو اس پر ذرا نوٹس لیا جائے جناب سپیکر! ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ اس چیز کو ریگولیت کرے۔ اگر اس صوبے میں میڈیکل کالج، ڈاکٹر زید پیدا کرنے ہیں تو میرے خیال میں سب کیلئے ایک فیس مقرر کی جائے، یہ میری آپ سے گزارش ہوگی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ اس پہ باقاعدہ ایک وہ لے آئیں۔ میڈم! آپ Agree کرتی ہیں ان کیساتھ کہ۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں تھوڑا، جتنے مسائل گورنمنٹ نے گنوائے، کیا اس میں کسی مسئلے کے حل کیلئے کوئی Step بھی اٹھایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ پیش کرنا چاہتی ہیں اس ہاؤس کے سامنے کہ نہیں؟

محترمہ عظمیٰ خان: نہیں سر، جتنی گروتھ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی ہو رہی ہے تو کیا کسی روک تھام کیلئے فیڈرل سے یا پی ایم ڈی سی سے کوئی رابطہ ہوا ہے؟ جناب سپیکر! ہماری ایف سی ایس ڈگری ہوا کرتی ہے سپیشلائزیشن کی یہاں پاکستان کی جو آج کل صرف سعودیہ کے علاوہ کوئی Country اسے سپیشلسٹ ڈگری ماننے کو تیار نہیں ہے اور جناب سپیکر! یہی ڈگری ہوا کرتی تھی کہ تمام Countries میں یہ رجسٹرڈ ہوا کرتی تھی اور وہاں انہیں سپیشلسٹ کی پوسٹیں ملتی تھیں تو کیا اس گرتے معیار کو روکنے کیلئے گورنمنٹ نے کچھ کیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس کو واپس لیتی ہیں یا ووٹ کیلئے ڈالتی ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں سر! سر، یہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل جو ہے، وہ ریگولیت کرتی ہے، کوالٹی آف ایجوکیشن کو Ensure بناتی ہے اور یہ مشروم نہ صرف پرائیویٹ سیکٹر میں ہو رہا ہے، بلکہ پبلک سیکٹر میں بھی ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں اس پہ ان چیزوں کو سیلنس کرنا ہوگا اور اس کے حوالے سے بالکل یہ درست کہتی ہیں کہ Policy decisions لانا پڑیں گے اور اپنے اعداد و شمار کے مطابق اپنے فیوچر کی ضرورتوں کے مطابق اس کے حوالے سے Decisions لینا پڑیں گے۔ شوکت صاحب نے بات اٹھائی ہے، وہ بھی مناسب ہے، اس پہ بھی مطلب حکومت کے کسی لیول کے اندر اس پہ بھی بحث ہونی چاہیے اور پرائیویٹ سیکٹر کے میڈیکل کالجز کو بھی سننا چاہیے کہ ان کا کیا موقف ہے کہ وہ کیوں مطلب جو Donations لیتے ہیں، وہ کیوں لیتے ہیں؟ جو زیادہ فیس چارج کرتے ہیں، اتنی Disparity fee کے اندر کیوں ہے، فیس سٹرکچر کے اندر کیوں ہے؟ ان کو بھی سننا چاہیے، ان سے بھی Input لینا چاہیے اور ان

باتوں کا بالکل ان کو مطلب، میں ان سے Agree کرتا ہوں اور ہیلتھ منسٹر صاحب اگر موجود ہوں تو ہم ان سے ریکویسٹ کریں گے کہ ان ساری چیزوں کے اوپر Exercise حد تک ہو، ان کے نوٹس میں آنا چاہیے اور پالیسی کے بارے میں ان سے پوچھا جائے۔

جناب سپیکر: اچھی بات یہ ہوگی کہ ہیلتھ منسٹر جب آجائیں، ٹھیک ہے پھر ڈسکس کر لیں پلیز۔ بس ابھی۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Okay ji. The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17 اپریل 2015ء دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)